اوراقِ دانش

مرتّبین

کیپٹن ریاض انجم

طیبہ زمان

حفصہ چودھری

سیّدہ زمان

نائلہ عنایت

آسیہ تبسم

سعیدہ نورین

صوبیہ نسیم

یکے از مطبوعات شعبہ تعلیم و تحقیق اقبال فورم پاکستان

Marfat.com

اوراق دانش

<u>مجلس ادارت</u>

کیپٹن ریاض انجم۔طیّبہ زمان۔حفصہ چودھری

نائلہ عنایت۔آسیہ تبسّم۔سیّدہ زمان

سعیدہ نورین۔صوبیہ نسیم

شعبہ تعلیم و تحقیق ''اقبال فورم پاکستان''

Marfat.com

112053

نام کتاب اوراقِ دانش

مجلس ادارت ۔ کیپٹن ریاض انجم۔طیبہ زمان۔حفصہ چودھری
نائلہ عنایت۔آسیہ تبسم۔سیدہ زمان
سعیدہ نورین۔صوبیہ نسیم

کمپوزنگ مرزا عمران بیگ
''بسم اللہ کمپیوٹر سروسز'' سٹی پلازہ،جیل چوک، گجرات

طبع اوّل o سن اشاعت جولائی ۲۰۰۹ء
o تعداد ۱۰۰۰

ناشر شعبہ تعلیم و تحقیق فاران انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گجرات

مطبع گرین لائٹ پریس جی ٹی روڈ، گجرات

قیمت ۷۵ روپے

ملنے کا پتہ o فاران انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، جی ٹی روڈ، گجرات
o فاران انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، رہتاس روڈ، جہلم
o فاران انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، میرپور چوک، بھمبر
فون: 053-3522110
o البدر کتاب گھر، جلالپور جٹاں روڈ، گجرات
فون: 053-3608715

Marfat.com

کیا کیا اور کہاں کہاں

اشارات 5

سید ابوالاعلی مودودی 7

(تنقیحات۔تفہیمات اوّل،دوم،سوم)

نعیم صدیقی 19

(محسنِ انسانیت)

واصف علی واصف 23

(کرن کرن سورج۔حرف حرف حقیقت۔قطرہ قطرہ قلزم۔مکالمہ۔دل دریا سمندر)

اشفاق احمد 37

(زاویہ ۱،۲،۳۔سفر در سفر)

ممتاز مفتی 56

(تلاش)

اوریا مقبول جان 58

(حرف راز)

کیپٹن ریاض انجم 64

(مخلصہ۔شہادت گہہ الفت۔خیال سحر گاہی)

Marfat.com

انتساب

ان تمام بزرگوں اور عزیزوں کے نام

جو

رب کائنات سے

آسانیاں طلب کرتے ہیں

اور

اس کی مخلوق میں

آسانیاں تقسیم کرتے ہیں

Marfat.com

اشارات

یوں تو انسان اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے مگر جوں جوں وہ شعور کی منازل طے کرتا ہے، حقائق سے آگاہ ہونے لگتا ہے۔ اسے حقیقتِ مطلقہ کا ادراک ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ قربِ حق کی لذت سے آشنا ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ نفی اثبات کے مراحل بڑی کامیابی سے طے کرتا ہے اور پھر وہ ایک ہی جست میں حق سے جاملتا ہے۔

راہِ زیست میں بہت سوں نے چراغ جلائے ہیں شاید کسی درماندہ راہرو کو راستہ چلنا آسان ہو جائے، وہ آسانیاں تقسیم کرتے ہیں، وہ اپنے آپ کو بانٹتے رہتے ہیں۔ طلب و ظرف کے مطابق ہر کسی نے زندگی کی کٹھن راہوں کے سفر کو سہل بنانا ہے۔

سرزمین پاکستان، شفق رنگ زمیں سے پھوٹنے والے غنچہ ہائے علم و دانش، آسمانِ دنیا پر چمکنے والے ماہ و نجوم، آبشاروں کے جھرنوں سے گنگناتی حکمت کی صدائیں، دریاؤں کی لہروں سے بلند ہوتی ہوئی دانائی کی باتیں، سمندروں کی گہرائیوں میں موجود صدف اور گہر ہائے آبدار، سرزمین پاک کے کوچہ و بازار اور در و بام سے اُٹھنے والی مہکار...... ہم نے ان سب کو یکجا کر کے ایک چمنستان بنانے اور حکمت و دانش کا ایک جہان آباد کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ بستیاں تو بستے بستے بستی ہیں۔

Marfat.com

''اوراقِ دانش'' کے نام سے قارئین کی خدمت میں اس چمنستان کے پھول بصورت گلدستۂ دانش
بینش پیش کیے جارہے ہیں۔

آفتاب عالمتاب کی یہ کردار ساز کرنیں ہیں۔ اپنی تعمیر سیرت اور کردار سازی میں ان
کرنوں سے روشنی اور تمازت حاصل کریں، نخل حیات کی نمو میں یہ آپ کی معاون ہیں۔ یہ چ
ستارے ہیں، ابھی بہت سے ستارے اور بھی ہیں جن سے آسمان دنیا کو منور کرنا ہے۔

صحرائے زندگی میں ہولے سے چلنے والی اس بادصبا سے پھول کھلیں، بیمار دلوں کو قر
آئے، بند آنکھیں بیدار ہوں، سوئے جسم جاگیں، مضطر قلوب سکون پائیں اور بے چین روح کو چین
نصیب ہو اور نتیجۃً ایک بہتر فرد اور معاشرہ کی تشکیل ممکن ہو سکے تو یہ اپنی دعا کے مستجاب ہونے ک
دلیل ہوگی۔

لاتعداد ستاروں سے کچھ ستارے..... ان گنت کرنوں سے کچھ کرنیں...... گلہائے
رنگارنگ سے چند گل رنگیں اور بے شمار چراغوں سے چند چراغ، یکجا کر کے ہم نے آپ کی خدمت
میں پیش کیے ہیں۔ اس سلسلے کی یہ پہلی کاوش ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا (انشاءاللہ)۔

گر قبول اُفتد زہےعزّ و شرف

مجلس ادارت

نوٹ: آئندہ صفحات میں مصنف کا نام، کتاب کا نام اور دائیں جانب مذکورہ کتاب کا صفحہ نمبر دیے گئے ہیں۔

Marfat.com

فطری قانون یہی ہے کہ جو قوم عقل و فکر سے کام لیتی اور تحقیق و اکتشاف کی راہ میں پیش قدمی کرتی ہے، اس کو ذہنی ترقی کے ساتھ ساتھ مادی ترقی بھی نصیب ہوتی ہے اور جو قوم تفکر و تدبر کے میدان میں مسابقت کرنا چھوڑ دیتی ہے وہ ذہنی انحطاط کے ساتھ مادی تنزل میں بھی مبتلا ہو جاتی ہے۔

علم و عمل کے میدان میں رہنمائی وہی کر سکتا ہے جو دنیا کو آگے کی جانب چلائے نہ کہ پیچھے کی جانب۔

عقل و حکمت کی مملکت میں آخری فیصلہ تجربہ و مشاہدہ پر منحصر ہوتا ہے۔ یہ شہادت کبھی جھٹلائی نہیں جا ۳
سکتی۔

ہمارے پاس اخلاق اور تہذیب کا ایک مستقل اور غیر تغیر پذیر معیار موجود ہے۔ ہمارے اخلاق و مدنی ۴
قوانین میں تلون کا نام و نشان تک نہیں ہے۔

کوئی انسانی جماعت خواہ کتنی ہی علوم و فنون کی روشنی سے بہرہ ور ہو اور خواہ عقلی ترقیات کے آسمان ہی پر کیوں نہ پہنچ جائے۔ اگر وہ الٰہی قوانین کے تابع فرمان نہ ہو اور ایمان کی قوت نہ رکھتی ہو تو کبھی ہوائے نفس کے چنگل سے نہیں نکل سکتی۔

یہاں فرق جو کچھ بھی ہے دیر اور سویر کا ہے۔ دوام کسی حالت کو بھی نہیں۔ ۵

ہمارے پاس یہ معلوم کرنیکا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ آئندہ کون سی قوم اٹھائی جائے گی۔ یہ اللہ کی دین ۶
ہے جس سے چاہتا ہے چھینتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

سائنس مجرد سائنس ہونے کی حیثیت سے اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ تحقیق، اجتہاد اور تلاش و تجسس کی ۶۴
ایک لگن ہے جس کی بدولت انسان کو عالم طبیعی کی چھپی ہوئی قوتوں کا حال معلوم ہوتا ہے اور وہ ان سے کام لینے کے ذرائع فراہم کرتا ہے۔ اس علم کی ترقی سے جو نئی طاقتیں انسان کو حاصل ہوتی ہیں، ان کو جب وہ اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کر سکتا ہے تو یہ تمدن کی ترقی کہلاتی ہے۔ .... ترقی علم و تمدن کے موجب فلاح یا موجب ہلاکت ہونے کا تمام تر انحصار اس تہذیب پر ہے جس کے زیر اثر

Marfat.com

علوم وفنون اور تمدن وحضارت کا ارتقا ہوتا ہے۔

۶۵ اب خود یورپ کو محسوس ہونے لگا ہے کہ ان کی حیوانی تہذیب سے بلند تر ایک انسانی تہذیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تہذیب کی اساس مذہب کے سوا اور کوئی چیز نہیں بن سکتی۔

۶۸ اسلام اپنے نام سے تو کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ اس کے اصول اگر محض کتابوں میں لکھے رہیں تو ان سے تو کسی معجزے کا صدور ممکن نہیں۔

۶۹ وہ وقت قریب آ رہا ہے جب مذہب کے خلاف کم از کم علمی اور عقلی حیثیت سے کوئی تعصب باقی نہ رہے گا۔ بشرطیکہ ہم اس وقت سے فائدہ اٹھانے کے لئے پہلے سے تیار ہوں۔

۹۱ احسان اصل دین ہے اور احسان کسی زبان اور فن کا محتاج نہیں۔ اس کا فطری مقصود یہ ہے کہ ہم آئندہ زندگی میں یا خود اس زندگی میں اپنے اعمال کے جواب دہ ہیں اور ہوں۔ یہی دراصل مذہب اسلام ہے۔

۱۰۳ جس چیز کو پیہم اور مسلسل اور بکثرت نگاہوں کے سامنے لایا جائے اور کانوں پر مسلط کیا جائے اس کے اثر سے انسان اپنے دل اور دماغ کو کہاں تک بچاتا رہے گا۔ بالآخر اشتہار کے زور سے دنیا نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ مغربی علوم اور مغربی تمدن کی بنیاد سراسر عقلیت اور فطریت پر ہے۔ حالانکہ مغربی تہذیب کے تنقیدی مطالعہ سے یہ حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کی بنیاد نہ عقلیت پر ہے نہ اصول فطرت کی متابعت پر، بلکہ اس کے برعکس اس کا پورا ڈھچر حس اور خواہش اور ضرورت پر قائم ہے اور مغربی نشاۃ جدیدہ دراصل عقل اور فطرت کے خلاف ایک بغاوت تھی۔ اس نے معقولات کو چھوڑ کر محسوسات اور مادیت کی طرف رجوع کیا۔ عقل کی بجائے حس پر اعتماد کیا۔ عقلی ہدایات اور منطقی استدلال اور فطری وجدان کو رد کر کے محسوس مادی نتائج کو اصلی وحقیقی معیار قرار دیا۔ فطرت کی رہنمائی کو مردود ٹھہرا کر خواہش اور ضرورت کو اپنا رہنما بنایا۔ ہر اس چیز کو بے اصل سمجھا جو ناپ اور تول میں نہ آ سکتی ہو۔ ہر اس چیز کو ہیچ اور ناقابل اعتنا قرار دیا جس پر کوئی محسوس مادی منفعت مترتب نہ ہوتی ہو۔

۱۰۸ تعلیم اور تہذیب فکر کا کم از کم اتنا فائدہ تو ہر انسان کو حاصل ہونا چاہیے کہ اس کے خیالات میں الجھاؤ

Marfat.com

باقی نہ رہے۔ افکار میں پراگندگی اور ژولیدگی نہ ہو۔ وہ صاف سیدھا طریق فکر اختیار کر سکے۔

۱۴۲ اصلاح اور انقلاب دونوں کا مقصد کسی بگڑی ہوئی حالت کا بدلنا ہوتا ہے لیکن دونوں کے محرکات اور طریق کار میں اساسی فرق ہوا کرتا ہے۔ اصلاح کی ابتداء غور وفکر سے ہوتی ہے۔ ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچ بچار کر کے انسان حالات کا جائزہ لیتا ہے، خرابی کے اسباب پر غور کرتا ہے، خرابی کے حدود کی پیمائش کرتا ہے۔ اس کے ازالہ کی تدبیریں دریافت کرتا ہے، اور اس کو دور کرنے کے لئے صرف اسی حد تک تخریبی قوت استعمال کرتا ہے، جس حد تک اس کا استعمال ناگزیر ہو۔

بخلاف اس کے انقلاب کی ابتداء غیظ وغضب اور جوش انتقام کی گرمی سے ہوتی ہے۔ خرابی کے جواب میں ایک دوسری خرابی مہیا کی جاتی ہے۔ جس بے اعتدالی سے بگاڑ پیدا ہوا تھا اس کا مقابلہ ایک دوسری بے اعتدالی سے کیا جاتا ہے جو برائیوں کے ساتھ اچھائیوں کو بھی غارت کر دیتا ہے۔

۱۵۳ قوم دو طبقوں پر مشتمل ہوا کرتی ہے، ایک طبقہ عوام، دوسرا طبقہ خواص۔ طبقہ عوام اگرچہ کثیر التعداد ہوتا ہے، اور قوم کی عددی قوت اسی طبقہ پر مبنی ہوتی ہے، لیکن سوچنے اور رہنمائی کرنے والے دماغ اس گروہ میں نہیں ہوتے۔ نہ یہ لوگ علم سے بہرہ ور ہوتے ہیں، نہ ان کے پاس مالی قوت ہوتی ہے، نہ جاہ ومنزلت رکھتے ہیں، نہ حکومت کا اقتدار ان کے ہاتھوں میں ہوتا ہے، اس لئے قوم کو چلانا ان لوگوں کا کام نہیں ہوتا، بلکہ محض چلانے والوں کے پیچھے چلنا ان کا کام ہوتا ہے۔ یہ خود راہیں بنانے اور نکالنے والے نہیں ہوتے بلکہ جو راہیں ان کے لئے بنادی جاتی ہیں انہیں پر چل پڑتے ہیں۔ راہیں بنانے اور ان پر پوری قوم کے چلانے والے دراصل خواص ہوتے ہیں۔ جن کی ہر بات اور ہر روش اپنی پشت پر دماغ، دولت، عزت اور حکمت کی طاقتیں رکھتی ہے اور قوم کو طوعاً وکرہاً انہی کی پیروی کرنی پڑتی ہے۔ بس یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ قوم کی اصل طاقت اس کے عوام نہیں بلکہ خواص ہوتے ہیں۔ انہی پر قوم کے بننے اور بگڑنے کا دارومدار ہوتا ہے۔ ان کی راست روی پوری قوم کی راست روی اور ان کی گمراہی پوری قوم کی گمراہی پر منتج ہوتی ہے۔

۱۵۴ تغیر کے معنی محض بدلنے کے ہیں، مگر انقلاب اُلٹ جانے کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

۱۶۰ جرم کا آخری مرتبہ یہ ہے کہ انسان نہ صرف ایک قانون کے خلاف جرم کا ارتکاب کرے بلکہ اس کے مقابلہ میں ایک دوسرے قانون کے لحاظ سے اس جرم کو عین ثواب سمجھے۔

۱۶۶ ہلاکت و بربادی کا سبب انفرادی شر وفساد نہیں بلکہ اجتماعی اور قومی شر وفساد ہے یعنی اعتقاد اور عمل کی خرابیاں اگر متفرق طور پر افراد میں پائی جاتی ہوں لیکن مجموعی طور پر قوم کا دینی و اخلاقی معیار اتنا بلند ہو کہ افراد کی برائیاں اس کے اثر سے دبی رہیں تو خواہ افراد کتنے ہی خراب ہوں، قوم بحیثیت مجموعی سنبھلی رہتی ہے اور کوئی فتنہ عام برپا نہیں ہوتا جو پوری قوم کی بربادی کا موجب ہو مگر جب اعتقاد اور عمل کی خرابیاں افراد سے گزر کر پوری قوم میں پھیل جاتی ہیں اور قوم کا دینی احساس اور اخلاقی شعور اس درجہ ماؤف ہو جاتا ہے کہ اس میں خیر و صلاح کے بجائے شر وفساد کو پھلنے اور پھولنے کا موقع ملنے لگے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت ایسی قوم سے پھر جاتی ہے اور وہ عزت کے مقام سے ذلت کی طرف گرنے لگتی ہے، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ کا غضب اس پر بھڑک اٹھتا ہے، اور اس کو بالکل تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔

۱۷۱ قوم کی اخلاقی اور دینی صحت کو برقرار رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے ہر فرد میں غیرت ایمانی اور حاسہ اخلاقی موجود ہو۔

۱۷۸ ایمان اور اطاعت دراصل نظم کی جان ہے۔ ایمان جتنا راسخ ہوگا اور اطاعت جتنی کامل ہوگی۔ نظم اتنا ہی مضبوط اور طاقتور ہوگا اور اپنے مقصد تک پہنچنے میں اتنا ہی کامیاب ہوگا۔

۱۸۱ منافق مسلمان سے تو کافر بہتر ہے جو اپنے مذہب اور اپنی تہذیب کے دل سے معتقد ہوں اور اس کے ضوابط کی پابندی کریں۔

۱۸۸ حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کے صحیح یا برحق ہونے کے لئے یہ کوئی دلیل ہی نہیں ہے کہ بزرگوں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے، یا دنیا میں آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے۔ دنیا میں تو پہلے بھی حماقتیں ہوئی ہیں اور اب بھی ہو رہی ہیں۔ ہمارا کام ان حماقتوں کی اندھا دھند پیروی کرنا نہیں ہے۔ ہمارا کام یہ نہیں کہ آنکھیں بند کر کے قدیم یا جدید زمانے کے طریقے کی پیروی کرنے لگیں اور ہر راہرو کے دامن سے دامن باندھ

Marfat.com

کر چل کھڑے ہوں خواہ وہ کانٹوں کی طرف جا رہا ہو یا خندق کی طرف۔ ہمیں خدا نے عقل اسی لئے دی ہے کہ دنیا کے اچھے بُرے میں تمیز کریں، کھوٹے اور کھرے کو پرکھ کر دیکھیں۔ کسی کو رہنما بنانے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں کہ وہ کدھر جانے والا ہے۔

۱۹ اخلاقی طاقت کی فراوانی مادی وسائل کے فقدان کی تلافی کر دیتی ہے مگر مادی وسائل کی فراوانی اخلاقی طاقت کے فقدان کی تلافی کبھی نہیں کر سکتی۔

۲۱۳ یہ شریعت بزدلوں اور نامردوں کے لئے نہیں اتری ہے۔ نفس کے بندوں اور دنیا کے غلاموں کیلئے نہیں اتری ہے، ہوا کے رُخ پر اڑنے والے خس وخاشاک، اور پانی کے بہاؤ پر بہنے والے حشرات الارض اور ہر رنگ میں رنگ جانے والے بے رنگوں کے لئے نہیں اتری ہے۔ یہ ان بہادر شیروں کے لئے اتری ہے جو ہوا کا رُخ بدل دینے کا عزم رکھتے ہوں، جو دریا کی روانی سے لڑنے اور اس کے بہاؤ کو پھیر دینے کی ہمت رکھتے ہوں، جو صبغت اللہ کو دنیا کے ہر رنگ سے زیادہ محبوب رکھتے ہوں اور اسی رنگ میں تمام دنیا کو رنگ دینے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ مسلمان جس کا نام ہے وہ دریا کے بہاؤ پر بہنے کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی آفرینش کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ زندگی کے دریا کو اس راستہ پر رواں کر دے جو اس کے ایمان واعتقاد میں راہ راست

۲۱۴ ہے، صراطِ مستقیم ہے۔ اگر دریا نے اپنا رُخ اس راستہ سے پھیر دیا ہے تو اسلام کے دعوے میں وہ شخص جھوٹا ہے جو اس بدلے ہوئے رُخ پر بہنے کیلئے راضی ہو جائے۔ حقیقت میں جو سچا مسلمان ہے، وہ اس غلط رَو دریا کی رفتار سے لڑے گا، اس کا رُخ پھیرنے کی کوشش میں اپنی پوری قوت صرف کر دے گا، کامیابی اور ناکامی کی اس کو قطعاً پرواہ نہ ہوگی۔ وہ ہر اس نقصان کو گوارا کر لے گا جو اس لڑائی میں پہنچے یا پہنچ سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر دریا کی روانی سے لڑتے لڑتے اس کے بازو ٹوٹ جائیں، اس کے جوڑ بند ڈھیلے ہو جائیں، اور پانی کی موجیں اس کو نیم جاں کر کے کسی کنارے پر پھینک دیں، تب بھی اس کی رُوح ہرگز شکست نہ کھائے گی، ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے دل میں اپنی اس ظاہری نامرادی پر افسوس یا دریا کی رو پر بہنے والے کافروں یا منافقوں کی کامرانیوں پر رشک کا جذبہ راہ نہ پائے گا۔

Marfat.com

۲۱۶ انقلاب یا ارتقاء ہمیشہ قوت ہی کے اثر سے رونما ہوا ہے، اور قوت ڈھل جانے کا نام نہیں ڈھال دینے کا نام ہے، مڑ جانے کو قوت نہیں کہتے، موڑ دینے کو کہتے ہیں۔ دنیا میں کبھی نامردوں اور بزدلوں نے کوئی انقلاب پیدا نہیں کیا، جو لوگ اپنا کوئی اصول، کوئی مقصد حیات، کوئی نصب العین نہ رکھتے ہوں، جو بلند مقصد کے لئے قربانی دینے کا حوصلہ نہ رکھتے ہوں، جو خطرات و مشکلات کے مقابلہ کی ہمت نہ رکھتے ہوں، جن کو دنیا میں محض آسائش اور سہولت ہی مطلوب ہو، جو ہر سانچے میں ڈھل جانے اور ہر دباؤ سے دب جانے والے ہوں، ایسے لوگوں کا کوئی قابل ذکر کارنامہ انسانی تاریخ میں نہیں پایا جاتا۔ تاریخ بنانا صرف بہادر مردوں کا کام ہے۔ انہی نے اپنے جہاد اور اپنی قربانیوں سے زندگی کے دریا کا رُخ پھیرا ہے۔ دنیا کے خیالات بدلے ہیں۔ زمانے کے رنگ میں رنگ جانے کے بجائے زمانے کو خود اپنے رنگ میں رنگ کر چھوڑا ہے۔

۲۱۹ یُسر کا دامن ہر حال میں عسر کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس میں عسر کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں وہ کبھی یُسر سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

تفہیمات، حصہ اول

۱۶ کسی واقعہ کا واقعہ ہونا اس کا محتاج نہیں ہے کہ وہ سننے والوں کی سمجھ میں بھی آ جائے، اس کے وقوع کو تسلیم کرنے کے لئے متواتر اور معتبر شہادت کافی ہے۔

۳۲ عام طور پر جب غیر مسلم مشاہیر کی جانب سے اسلام کے متعلق کچھ اچھے خیالات کا اظہار ہوتا ہے تو مسلمان بڑے فخر کے ساتھ ان خیالات کو شہرت دیتے ہیں گویا ان کا اسلام کو اچھا سمجھنا اسلام کے لئے کوئی سرٹیفکیٹ ہے۔ لیکن یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ اسلام کی صداقت وحقانیت اس سے بے نیاز ہے کہ کوئی اس کا اعتراف کرے۔

۴۴ اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی بلکہ اصلی مصیبت یہی ہے کہ ان میں تفقہ فی الدین اور تدبر فی

Marfat.com

الکتاب والسنہ نہیں ہے۔ اسی چیز کے فقدان نے ان کے اعتقادات کو کھوکھلا، ان کی عبادت کو بے روح، ان کی مساعی کو پراگندہ و پریشان اور ان کی زندگیوں کو بے ضابطہ و بدنظم کر دیا ہے۔ اسلام کے شیدائی ان میں بہت ہیں لیکن اسلام کو سمجھنے والے کم ہیں۔

۵ صورتِ انعام کا حال یہ ہے کہ وہ ہر شے کی طبیعت اور حاجت کے عین مناسب ہے۔ ایک چوپے پر جو انعام فرمایا گیا ہے انعام کی وہی صورت اس کی فطرت اور ضرورت سے مناسبت رکھتی ہے۔

۵۷ فطرت انسان کو نہایت لطیف اشاروں میں ہدایت دیتی ہے، نہایت خفیف روشنی دکھاتی ہے جس کا ادراک معمولی عقل و بصیرت والے لوگ نہیں کر سکتے اسی وجہ سے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کا اختیار تمیزی صحیح راستہ کی تلاش میں ناکام ہوا اور ہوائے نفس اس کو غلط راستوں پر بھٹکا لے گئی۔

۶۷ غلط کہتا ہے جو کہتا ہے کہ عبادت صرف تسبیح و مصلیٰ اور خانقاہ تک محدود ہے۔ مومن صالح صرف اسی وقت اللہ کا عبادت گزار نہیں ہوتا جب وہ دن میں پانچ وقت نماز پڑھتا ہے اور بارہ مہینوں میں ایک مہینہ کے روزے رکھتا ہے اور سال میں ایک وقت زکوٰۃ دیتا ہے اور عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرتا ہے بلکہ درحقیقت اس کی ساری زندگی عبادت ہی عبادت ہے جب وہ کاروبار میں حرام کے فائدوں کو چھوڑ کر حلال روزی پر قناعت کرتا ہے تو کیا وہ عبادت نہیں کرتا؟۔۔۔۔۔۔۔۔

۶۰ دراصل صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ اور ذکر و تسبیح انسان کو اس بڑی عبادت کے لئے مستعد کرنے والی تمرینات (training courses) ہیں جو انسان کی زندگی کو حیوانی زندگی کے ادنیٰ مقام سے اٹھا کر انسانی زندگی کے بلند ترین مقام پر لے جاتی ہیں۔

۷۸ زبان و قلم کے زور سے لوگوں کے نقطۂ نظر کو بدلنا اور ان کے اندر ذہنی انقلاب پیدا کرنا بھی جہاد ہے۔

روح اور دماغ کی آزادی کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ انسان جس کو مقدس سمجھے، جس کی عزت و عظمت اس کے پہنائے قلب میں جاگزیں ہو، اس کی اندھی تقلید سے انکار کر دے اور اس کے مقابلہ میں آزادی کے ساتھ سوچے اور آزادی کے ساتھ رائے قائم کرے۔

۱۴۶ ہر چیز کے لئے اپنی صفت کے لحاظ سے کمال کے دو درجے ہوا کرتے ہیں۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ جس

Marfat.com

صفت سے متصف ہے اس میں اتصاف کی انتہا کو پہنچ جائے اور دوسرا درجہ یہ کہ اس کی ذات میں و
صفت اتنی شدید ہو جائے کہ وہ دوسری چیزوں تک متعدی ہو اور دوسروں کو بھی اپنی صفت کے رنگ
میں رنگ دے۔

۱۵۱ جس شخص کے دل میں ایمان راسخ موجود ہوگا اور جو اللہ سے ایسا ڈرنے والا ہوگا جیسا اس سے ڈرنے
کا حق ہے۔ اس کے لئے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی کو گمراہی میں مبتلا دیکھے اور راہِ حق کی طرف دعوت نہ
دے۔ کہیں بدی کا وجود پائے اور اس کو مٹانے کی کوشش نہ کرے۔

۱۹۳ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے اسلام کی فطرت پر ہی ہوتا ہے لیکن اس فطری استعداد کے قوت سے فعل میں
آنے کے لئے چند شرائط ہیں۔
پہلی شرط قوت مشاہدہ کا استعمال اور صحیح استعمال ہے۔ دوسری شرط کہ انسان میں غور و فکر

۱۹۴ کا مادہ موجود ہو اور وہ بھی صحیح و سلیم ہو تا کہ انسان اپنے مشاہدات کو صحیح طریقے سے ترتیب دے کر ان
سے صحیح نتائج اخذ کر سکے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس کی طبیعت ایسی سلیم ہو کہ وہ سوسائٹی کے
اثرات، باپ دادا کی تربیت اور خاندانی روایات سے متاثر نہ ہو اور ان سب پردوں کو چاک کر کے نورِ
حقیقت کو صاف صاف دیکھ لے۔

۱۹۵ چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوتِ ارادی اتنی زبردست ہو کہ وہ خود اپنے
نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ خواہش نفس اوّل تو معرفتِ حق ہی میں مانع
ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان لے تو وہ اس کو اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے۔
آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں۔ اس کے ذہن کا سانچہ ایسا ہو کہ صحیح اور حق
بات سوچنے اور سمجھنے کے لیے غور و فکر اور استدلالِ عقلی کا زیادہ محتاج نہ ہو بلکہ فطرتاً وہ غلط بات کو قبول
کرنے سے انکار کر دیتا ہو اور قیاس و استدلال کے بغیر محض (intution) کی قوت سے سچی اور حق
بات تک پہنچ جائے۔

۱۹۶ انسان کا مشاہدہ خواہ کتنا ہی صحیح ہو غور و فکر اور تعقل و تدبر کی قوت سے وہ کتنا ہی بہرہ مند ہو تقلیدِ غیر

Marfat.com

بندگی نفس کی زنجیروں سے کتنا ہی آزاد ہو لیکن جو حقیقتیں اس کے حواس سے ماوراء ہیں اور جن کی کنہ پر اس کی عقل پوری طرح حاوی ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، ان کا علم اور یقینی علم انسان کو محض آثار کے مشاہدے اور محض آزادانہ تفکر کی بدولت حاصل نہیں ہو سکتا، وہ ان حقیقتوں کے قریب تک پہنچ سکتا ہے مگر ان کا ادراک نہیں کر سکتا۔ وہ عقل کے زور پر زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے کہ شاید ایسا ہو، اغلب ہے کہ ایسا ہے یا حد سے حد ایسا ہونا چاہیے۔

لیکن محض تعقل اس کو اتنی قوت بہم نہیں پہنچا سکتا کہ وہ جزم و یقین کے ساتھ کہہ سکے کہ فی الواقع ایسا ہے اور یہی حقیقت اور صداقت ہے اور اسکے سوا جو کچھ ہے قطعاً باطل اور غلط ہے۔ یہ جزم اور یقین اور ایمانِ کامل کی کیفیت صرف ''حدس'' سے پیدا ہوتی ہے۔

عرفان کی آخری منزل میں پہنچ کر قیاس و استدلال کام نہیں دیتا۔ وہاں بجلی کی سی سرعت کے ساتھ ذہن میں ایک روشنی نمودار ہوتی ہے اور وہ آن کی آن میں حقیقت کا مشاہدہ کرا دیتی ہے۔

۳۱۴ انسان ہر جگہ وہی کچھ پاتا ہے جس کی اسے طلب ہوتی ہے۔

۳۴۰ انسان اکثر و بیشتر معاملات میں صرف اس تحقیق پر اعتماد کرنے کے لئے مجبور ہے جس سے ظنِ غالب حاصل ہوتا ہے۔ اگر وہ اس تحقیق میں شک کرے اور علم یقین کے بغیر ہر بات کو ماننے سے انکار کر دے تو وہ دنیا کے کام کا نہ رہے گا بلکہ شاید زندہ بھی نہ رہ سکے گا۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

تفہیمات حصہ دوم

۱۰۷ پھر جب حقیقت یہ ہے اور ہم اسلام کی حقیقت کو جان کر ایمان لائے ہیں تو یقیناً ہمارے وجود کو ہر غیر اسلامی حکومت کیلئے کھلا چیلنج ہونا ہی چاہیے کوئی اس کو برداشت کرے یا نہ کرے۔

۱۰۸ اسلام کو دوسروں کا قائم کردہ امن نہیں بلکہ اپنا قائم کردہ امن مطلوب ہے اور اسی میں وہ انسان کی سلامتی دیکھتا ہے۔

Marfat.com

۱۶۹ جہاں تک کسی شخص کے درحقیقت مومن یا غیر مومن ہونے کا تعلق ہے اس کا فیصلہ کرنا تو کسی انسان کا کام نہیں ہے یہ معاملہ تو براہِ راست خدا سے تعلق رکھتا ہے اور وہی اس کا فیصلہ قیامت کے روز فرمائے گا۔

۱۸۴ جو چیز مومن کے گناہ اور کافر کے گناہ میں فرق کرتی ہے وہ یہ ہے کہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو عین ارتکاب گناہ کی حالت میں تو ایمان سے نکلا ہوا ہے۔ لیکن جب وہ شہواتِ نفس کے اس غلبے اور نادانی کے اس پردے سے جو عارضی طور پر اس کے دل پر پڑ گیا تھا، باہر نکل آتا ہے تو اس کو شرمساری لاحق ہوتی ہے اور توبہ پھر اس کو ایمان کی طرف لے جاتی ہے۔ برعکس اس کے کافر کے گناہ کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ اسی گناہ گارانہ طرزِ عمل اور طرزِ زندگی کو اپنے لئے مناسب اور لذیذ اور درست سمجھتا ہے۔

۱۸۵ جاہلوں تک دین کا علم پہنچانے کی کوشش کیجئے اور جب وہ اپنے آپ کو خود مسلمان سمجھتے ہیں تو خواہ مخواہ انہیں یہ یقین دلانے کی کوشش نہ کیجئے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔

۱۸۹ جس طرح عداوتوں میں سب سے زیادہ خطرناک وہ عداوت ہے جو دوستی کے پیرائے میں کی جائے۔ اسی طرح گمراہیوں میں سب سے زیادہ خطرناک وہ گمراہی ہے جو ہدایت کے لباس میں جلوہ گر ہو۔

۲۰۱ نماز دراصل تارک الدنیا لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے جن کو دنیا کے دھندوں میں پھنسنے اور فطرت کے تمام داعیات پورے کرنے اور دنیوی زندگی کی تمام ذمہ داریاں اپنے سر لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ مذہب دین کو دنیا سے الگ نہیں کرتا بلکہ دنیاداری کی اس طرح اصلاح کرنا چاہتا ہے کہ وہی عین دین داری بن جائے۔

۲۱۰ ایمان ہی رکوع و سجود اور قیام و قعود کو ''نماز'' بناتا ہے۔ وہی فاقے کو ''روزے'' میں تبدیل کر دیتا ہے۔ وہی ٹیکس کی ماہیت میں انقلاب پیدا کر کے اسے ''زکوٰۃ'' کا بلند مقام بخشتا ہے اور وہی ایک خاص قسم کے سفر کو سیر و سیاحت کے ادنیٰ مقام سے اٹھا کر ''حج'' کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ وہی ان ارکان کو تاثیر کی قوت بخشتا ہے۔ اسی کی بدولت نفس میں ان سے متاثر ہونے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

۲۴۹ جب ایک بڑا دور اپنی روح کو انتہائی مدارج تک ترقی دے چکتا ہے اور اس دور کو چلانے والے اصول، نظریات اور افکار انسانی تہذیب وتمدن کو اپنی قوت واستعداد کی آخری حد تک پہنچا دیتے ہیں، تب اسی دور کی آغوش سے پرورش پا کر اس کا ایک دشمن ظاہر ہوتا ہے یعنی کچھ نئے افکار، نئے رجحانات، نئے نظریات اور نئے اصول، جو خود اسی رو بزوال دور کے طبعی تقاضے سے پیدا ہوتے ہیں اور پرانے افکار سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

۲۵۸ قرآن کی رو سے انسان محض اس حیوانی وجود کا نام نہیں ہے جو بھوک، شہوت، حرص، خوف، غضب وغیرہ داعیات کا محل ہے بلکہ دراصل ''انسان'' وہ روحانی وجود ہے جو اس اوپر کے حیوانی خول کے اندر رہتا ہے اور اخلاقی احکام کا محل ہے۔ اس کو دوسرے حیوانات کی طرح جبلت کا غلام نہیں بنایا گیا ہے بلکہ اسے عقل، تمیز، اکتسابِ علم اور فیصلہ کی قوت دے کر ایک حد تک خود اختیاری عطا کی گئی ہے۔ اسی خود اختیاری کی حامل اور اسی کوشش کی قوت رکھنے والی اور اپنی کوشش کے لئے خود ہی سمت اور راستہ منتخب کرنے والی روح کا نام انسان ہے۔

۲۷۶ بے مقصد زندگی بسر کرنا تو حیوانات کا کام ہے۔ اگر آدمی بھی صرف اس لئے جیئے کہ جینا ہے اور اپنی قوتوں کا مصرف بقائے نفس اور تناسل کے سوا کچھ نہ سمجھے تو آخر اس میں اور دوسرے حیوانات میں کیا فرق باقی رہا؟

۲۷۷ ہمارے زندہ رہنے اور ترقی کرنے کی کوئی صورت اس کے سوا نہیں ہے کہ ہماری ملت کے افراد اور خصوصاً اہل دماغ طبقے، اسلامی طرز فکر اور اسلامی طرز عمل کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ اس لحاظ سے ان کی تعلیم وتربیت میں جتنی اور جیسی کمزوری ہوگی اس کا عکس ہماری ملت کی زندگی میں جوں کا توں نمودار ہوگا اور اگر وہ اس سے بالکل خالی ہوں تو یہ دراصل ہماری موت کا نشان ہوگا۔

۲۸۴ ہر قوم کا لباس درحقیقت ایک زبان ہے جس کے ذریعے سے اس کی قومیت کلام کرتی ہے اور دنیا کو اپنی اجتماعی شخصیت سے روشناس کراتی ہے۔

۲۸۹ ایک قوم کا دوسری قوم کے لباس وطرزِ معاشرت کو اختیار کرنا دراصل احساس کمتری کا نتیجہ اور اس کا

Marfat.com

اعلان ہے۔

۲۹۶ وہ شخص قابل ملامت ہے جو پیدا تو ایک قوم میں ہو مگر عزت وافتخار حاصل کرنے کے لئے وضع دوسری قوم کی اختیار کرے۔

۳۷۱ شرعی عمل سے مراد ایسا عمل ہے جو اس بنا پر اختیار کیا گیا ہو کہ شریعت کا منشا وہی خاص طرزِ عمل اختیار کرنے سے پورا ہوتا ہے اور طبعی یا عادی عمل سے وہ طرز عمل مراد ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپکے صحابہ نے اپنے شخصی وطبعی رُجحان یا اپنے خاص زمانے اور ملک کے اجتماعی حالات کے اقتضاء سے اختیار کیا تھا۔

۳۷۸ اسلام کا اصل مقصد محض فرد کی تہذیب نفس اور اس کا تزکیہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ افراد کو فرداً فرداً پاک اور متقی بنانے کے لئے انہیں باہم جوڑ کر ایک ایسی اعلیٰ درجے کی صالح جماعت بنانا چاہتا ہے جو زمین پر اللہ تعالیٰ کی خلافت کے فرائض ادا کرے۔

۴۱۴ تعصب محض جاہلیت ہی کا نہیں ہوتا۔ ایک قسم کا تعصب وہ ہے جو ہر انسان کی فطرت میں ہوتا ہے اور جس کو عیب میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

۴۳۹ ہر وہ عمل جسے دور سے دیکھ کر آدمی بلاشک یہ سمجھے کہ اس کا مرتکب نماز میں نہیں ہے، مفسد صلوٰۃ ہے۔ اور ہر وہ عمل جسے دیکھنے کے باوجود آدمی یہ شبہ کر سکتا ہو کہ وہ نماز میں ہے، مفسدِ صلوٰۃ نہیں ہے۔

سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ

تفہیمات، حصہ سوم

۲۶ اگر ایک مسلمان نماز چھوڑ دے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ان تمام فرائض سے منہ موڑتا چلا جائے گا جو خدا اور بندوں کے حق میں اس پر عائد ہوتے ہیں۔

۳۲ ایک دانش مند قوم اپنے اسلاف کے کئے ہوئے کام کو برباد نہیں کرتی بلکہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کو لے کر آگے وہ کام کرتی ہے جو انہوں نے نہیں کیا اور اس طرح مسلسل ترقی جاری رہتی ہے۔

Marfat.com

۷۱ حکمتِ عملی یہ طے کرتی ہے کہ منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے راستے کی کن چیزوں کو آگے پیش قدمی کا ذریعہ بنانا چاہیے۔

۱۵۳ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس احسنِ تقویم پر پیدا کیا ہے اس کے عجیب کرشموں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ عریاں فساد اور بے نقاب فتنے کی طرف کم ہی راغب ہوتا ہے اور اس بنا پر شیطان اکثر مجبور ہوتا ہے کہ اپنے فتنہ وفساد کو کسی نہ کسی طرح صلاح وخیر کا دھوکہ دینے والا لباس پہنا کر اس کے سامنے لائے۔

۱۵۶ کیونکہ جاہل جب تک محض جاہل رہتا ہے اس کی اصلاح کے بہت کچھ امکانات باقی رہتے ہیں مگر جب وہ حاکم ہو جاتا ہے تو اس کا زعم اسے کسی سمجھانے والے کی بات سمجھنے کے قابل نہیں رہنے دیتا۔

۲۲۰ ہر مومن کے دل میں اللہ کا ذکر ہر حالت میں موجود رہتا ہے۔

۳۴۶ جو لوگ اپنے کچھ اصول نہیں رکھتے بلکہ حالات کے لحاظ سے شخص یا قومی اغراض کے لئے سودا کرتے ہیں ان کا راستہ تو تاریکی میں ہے اور وہ اسی راستہ کو ٹٹول ٹٹول کر چلیں گے۔

۳۵۸ حکومتیں اس وقت مضبوط ہوتی ہیں جب حکمرانوں کے ہاتھ اور قوموں کے دل پوری طرح متفق ہو کر تعمیر حیات کے لئے سعی کریں اس کے بجائے جہاں دل اور ہاتھ ایک دوسرے سے نزاع وکشمکش میں مشغول ہوں وہاں ساری قوتیں آپس ہی کی لڑائی میں کھپ جاتی ہیں اور تعمیر وترقی کی راہ میں کوئی پیش قدمی نہیں ہوتی۔

۳۶۰ قول اور عمل کا تضاد آدمی کے اندر نفاق پیدا کرتا ہے۔

نعیم صدیقیؒ

محسنِ انسانیت

۲۵ اسلام کا صحیح فہم انسان کو اگر حاصل ہو سکتا ہے تو اس کی صورت صرف یہ ہے کہ وہ قرآن کو محمد ﷺ سے اور محمد ﷺ کو قرآن سے سمجھے۔

۵۳ عوام کے راستے میں جب تک ایک فاسد قیادت حائل رہتی ہے وہ نہ کسی دعوت کو بڑے پیمانے پر قبول کر سکتے ہیں نہ اپنی عملی زندگیوں میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ خود دعوت پر لبیک کہنے والوں کے لئے ممکن

Marfat.com

نہیں ہوتا کہ وہ فاسد قیادت کے بتائے ہوئے گندے ماحول میں اپنی زندگی کو حد کمال تک سنوار سکیں۔

۵۸ جو انقلاب عفو اور دلبری سے کام لیتا ہے وہ دشمنوں کو رام کرتا ہے اور مزاحمت کرنے والوں کو خادم بنالیتا ہے۔

۹۳ چہرہ ایک ایسا قرطاس ہوتا ہے جس پر انسانی کردار اور کارناموں کی ساری داستان لکھی ہوتی ہے اور اس پر ایک نظر ڈالتے ہی ہم کسی کے مقام کا تصور کر سکتے ہیں۔

۱۰۶ تکلم انسان کے ایمان، کردار اور مرتبے کو پوری طرح سے بے نقاب کر دیتا ہے۔ موضوعات اور الفاظ کا انتخاب، فقروں کی ساخت، آواز کا اتار چڑھاؤ، لہجہ کا اسلوب اور بیان کا زور، یہ ساری چیزیں واضح کرتی ہیں کہ متکلم کس پائے کی شخصیت کا علمبردار ہے۔

۱۲۰ پبلک اور پرائیویٹ زندگی میں کسی شخص کے ہاں جتنا زیادہ اختلاف اور فاصلہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کا مرتبہ ادنیٰ ہوتا ہے۔

۲۰۹ ایک بصیرت مند داعی جب اپنے ابتدائی مرکز پر اتنا کام کر چکتا ہے کہ وہاں کے کارآمد لوگ لبیک کہہ دیتے ہیں اور باقی ضدی معاندین رہ جاتے ہیں تو پھر وہ اپنی قوتیں خواہ مخواہ ضائع نہیں کرتا بلکہ نئی کھیتی تلاش کرتا ہے اور ماحول کو بدل کر تجربہ کرتا ہے۔

۲۱۶ تشدد کسی متزلزل نظام کا آخری ہتھیار ہوتا ہے اور اگر یہ کارگر نہ ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ دشمنان تغیر نقیب انقلاب کی جان لینے پر تل جاتے ہیں۔

۲۲۷ حق جب مظلومی کے تختہ دار سے ایک جست لگا کر تخت اقتدار پر قدم رکھتا ہے تو باطل کا بغض وحسد بھی ساری حدوں سے آگے نکل جاتا ہے۔

۲۵۶ جب مفاد پرستی کی بنا پر گروہ بندیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو کردار اتنا گر جاتا ہے کہ اچھے کو اچھا اور برے کو برا کہنے کے بجائے اپنے بروں کو اچھا اور دوسروں کے اچھوں کو برا قرار دیا جاتا ہے۔

۲۶۹ حضور اکرم ﷺ کے مشن کی تکمیل میں حصہ لینا بھی حضور اکرم ﷺ کی ممنونیت کا بہترین اظہار ہے۔

Marfat.com

۲۷ جب کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اختلاف کرنے والوں کے خلاف بدزبانی اور بدتمیزی کی سطح پر اتر آیا ہے تو سمجھو کہ یہ اس کے مقابلے میں دلیل کی بازی بھی ہار چکا اور اخلاق کے مقابلے میں بھی شکست کھا چکا ہے۔

۲۷ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ سنار کی بھٹی کی مانند ہے کہ کھوٹ میل کو اگل دیتی ہے اور زرِ خالص کو الگ کر لیتی ہے یعنی تحریکوں کے کارِ عظیم کے لئے جو لوگ اٹھتے ہیں ان کو قدم قدم پر ایسے مراحل ابتلا پیش آتے ہیں کہ جن کو پار وہی کرتا ہے جس کے پاس ایمان کا زرِ کامل عیار موجود ہو، کھوٹا مال کسی نہ کسی مرحلے میں الگ ہو جاتا ہے۔

۲۹، ایک بات جو خدا کی شریعت میں روا ہے اسے لوگوں کے جاہلی تصورات کے اندیشے سے دل میں چھپائے رکھنا اللہ کو ناپسند ہے۔

۳۰، محض تاثرات، چاہے وہ اس کی اپنی نگاہ میں کتنے ہی وقیع کیوں نہ ہوں اس قابل نہیں ہوتے کہ ان کو ایک مقدمہ کے طور پر باقاعدہ جماعت کے سامنے لا کر نظم کو متحرک کیا جائے۔

۳۱۴ اگر کسی شر پسند کو کسی نظامِ جماعت کے اندر ممتاز اور مضبوط افراد اپنے پروں کے نیچے لینے والے مل جائیں تو پھر مار ہائے آستین پرورش پاتے رہتے ہیں اور جماعتوں کو ان کے ڈنک کھانے پڑتے ہیں۔

۳۲۳ نفسیاتی طور پر آدمی کی نگاہِ انتخاب وہیں ٹکتی ہے جہاں اسے اپنے کردار کا عکس نظر آتا ہے۔

۳۳۲ کسی بھی نظامِ حکومت کا چلنا اس کے دو وظائف کے صحیح طور پر انجام پانے پر منحصر ہے۔ ایک یہ کہ اس کا دفاع مضبوط رہے، دوسرے یہ کہ اس کا عدالتی نظام ٹھیک طریق سے کام کرتا رہے۔

۳۴۰ سچائی جب کسی کی دعوت پر تحریک بن کے اٹھتی ہے تو اس کی مزاحم طاقتیں مخالفت بے جا میں پڑ کر مسلسل پستی کی طرف لڑھکتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ اصل دعوت کے مقابلے میں دلیل کی بازی بھی ہار جاتی ہیں اور فتنہ انگیزیوں اور تشدد کاریوں کو بھی ناکام دیکھتی ہیں تو پھر ان کا حسد اور ان کا کمینہ پن ان کے اندر جرائم پیشہ ڈاکوؤں اور قاتلوں کی سی گندی ذہنیت ابھار دیتا ہے۔

۳۶۸ دراصل ہر بوسیدہ نظام اور ہر فرسودہ قیادت...... جو اعلیٰ اصول و مقاصد اور اخلاقی معیارات اور تعمیری

Marfat.com

نقشہ تمدن سے محروم ہو رخص اس منفی مقصد کو اپنا لے کہ وقت کے افق سے ابھرنے والی ہر اصلاح
تعمیر کیش قوت کو کچلنا ہے...... اس کی تقدیر یہی ہے کہ اس کی عقل اسے حماقتوں کی راہ پر لے جاتی ہے
۔اسکا زور اسے ضعف کے گڑھے میں گراتا ہے۔اس کا احساس برتری اسے ذلیل کرتا ہے اور اس
پیش قدمی اس کی پسپائی کا موجب بنتی ہے۔

۴۲۲ نظم اور ڈسپلن تحریکوں کی اصل طاقت ہوتا ہے اور پھر ہر قسم کے مقابلوں میں اس کی اہمیت اسا
ہے۔

۴۲۲ کوئی بھی انسانی جماعت کسی نظریے پر نیا کردار تعمیر کرتے ہوئے لغزشوں سے بالکل محفوظ رہ کر کمال
حاصل نہیں کر سکتی۔

۴۷۰ دلوں کی تبدیلی ہمیشہ نرمی اور احسان اور عفو کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

۴۸۷ انسانی قلوب جب تک اندر سے کسی دعوت کا ساتھ دینے پر آمادہ نہ ہوں اور اپنے ذہن و کردار کو اس
کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے راضی نہ ہو جائیں، محض جبر و تشدد سے حاصل کئے ہوئے علمبردا
اس کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔

۴۹۶ دلیل کی طاقت کے ساتھ جب اپیل کی طاقت آملتی ہے تو یہ دو دھاری تلوار پتھروں کو بھی کاٹ جاتی
ہے۔

۵۰۳ دلیل شعور کی روشنی بن سکتی ہے مگر جذبات کو نہیں پکارتی۔ اپیل جذبات کو حرکت دلا کر دعوت میں کچھ
گرمی پیدا کر دیتی ہے۔مگر وہ تاریخ میں عملی معرکہ پیدا نہیں کر سکتی۔ یہ تنقید ہی کی طاقت ہے جو دلیل
اور اپیل کے ساتھ مل کر جب کام کرتی ہے تو تمدن کے سارے سالمات گردش میں آجاتے ہیں۔
صرف یہی طاقت ہے کہ وقت کے سمندر میں مدو جزر پیدا کر دیتی ہے۔

۵۰۴ دلیل جب کردار کے بغیر آئے، اپیل جب اخلاص سے خالی ہو اور تنقید جب اخلاقی لحاظ سے کھوکھلی ہو
تو انسانیت اس سے متاثر نہیں ہوا کرتی۔ کردار کی اخلاقی طاقت ہی کسی دعوت میں اثر بھرتی ہے۔عمل
کی شہادت کے بغیر زبان کی شہادت بیکار ثابت ہوتی ہے۔

112053

Marfat.com

۵۵ انسانیت نظریہ حق سے جبھی مفتوح ہوتی ہے جبکہ وہ عاقبت کے ساتھ دنیا کو بھی سنوارے اور اخلاقی اصلاح کے ساتھ معاش کے قضیے کا حل بھی نکالے۔

واصف علی واصفؒ

کرن کرن سورج

رات کی تاریکی میں دور سے نظر آنے والا چراغ روشنی تو نہیں دے سکتا لیکن ایسی کیفیات مرتب کرتا ہے کہ مسافر مایوسی سے نکل کر امید تک آپہنچتا ہے اور امید سے یقین کی منزل دو قدم پر ہے۔

آپ کا باطن ہی آپ کا بہترین دوست ہے اور وہی بدترین دشمن۔ آپ خود ہی اپنے لئے دشواریٔ سفر ہو اور خود ہی شادابیٔ منزل، باطن محفوظ ہو گیا تو ظاہر بھی محفوظ ہو گا۔

۱ اپنی فضیلت کو فضیلت کے طور پر بیان کرنا ہی فضیلت کی نفی ہے۔ اصل فضیلت تو دوسروں کو فضیلت دینے میں ہے۔ علم سے دوسروں کو مرعوب کرنا اور احساس کمتری میں مبتلا کرنا تو جہالت ہے۔

۴ رزق صرف یہی نہیں کہ جیب میں مال ہو، بلکہ آنکھوں کی بینائی بھی رزق ہے۔ دماغ میں خیال، دل کا احساس، رگوں میں خون، یہ زندگی سب ایک رزق ہے اور سب سے بڑھ کر ایمان بھی رزق ہے۔

۲۴ زندگی پر تنقید، خالق پر تنقید ہے اور یہ تنقید ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔

۲۰ امید اس خوشی کا نام ہے جس کے انتظار میں غم کے ایام کٹ جاتے ہیں۔ امید کسی واقعہ کا نام نہیں صرف مزاج کی ایک حالت ہے۔ فطرت کے مہربان ہونے پر یقین کا نام امید ہے۔

۳۳ ایک انسان کو زندگی میں بااعتماد ہونے کے لئے یہ حقیقت ہی کافی ہے کہ اس سے پہلے نہ تو کوئی اس جیسا انسان دنیا میں آیا نہ اس کے بعد ہی کوئی اس جیسا آئے گا۔

۳۴ ذکر سے محویت حاصل کرو...... سکون مل جائے گا۔

۳۸ محبت محبوب کی اطاعت میں مجبوری کی نفی کا نام ہے۔

۴۰ باطنی وجود کی حفاظت کا مطلب خیال کی حفاظت، ایمان کی حفاظت، احساس کی حفاظت، فکر و ذکر کی

Marfat.com

حفاظت اور غم اور خوشی کی حفاظت ہے۔ اپنے وجود کی سرحد کا انسان خود ہی محافظ ہے۔

۴۱ حسن، عشق کا ذوق نظر ہے اور عشق قربِ حسن کی خواہش کا نام ہے۔

۵۰ اللہ کو ماننا چاہئے، اللہ کو جاننا مشکل ہے۔ ہمارے ذمے تسلیم ہے تحقیق نہیں۔ تحقیق دنیا کی کرو اور تسلیم اللہ کی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا کو تسلیم کر لیں اور اللہ کی تحقیق کرنی شروع کر دیں۔

۵۲ فرض اور شوق یکجا کر دو...... سکون مل جائے گا۔

دل سے کدورت نکال دو...... سکون مل جائے گا۔

۵۷ انسان پریشان اس وقت ہوتا ہے جب اس کے دل میں کسی بڑے مقصد کے حصول کی خواہش ہو لیکن اس کے مطابق صلاحیت نہ ہو۔ سکون کے لئے ضروری ہے یا تو خواہش کم کی جائے یا صلاحیت بڑھائی جائے۔

۵۹ اپنے آپ کو اپنے سے بڑا سمجھنا یا اپنے سے کم تر جاننا انسان کو مضطرب رکھتا ہے۔

۶۲ تسلیم کے بعد تحقیق گمراہ کر دیتی ہے۔

۶۳ بدی کی تلاش ہو تو اپنے اندر جھانکو، نیکی کی تمنا ہو تو دوسروں میں ڈھونڈو۔ غریب وہ ہے جس کا حاصل اس کی آرزو سے کم ہو۔ امیر وہ ہے جس کی آمدن خرچ سے زیادہ۔ پستیوں کی طرف دیکھو، آپ بلند نظر آؤ گے۔ بلندی کی طرف دیکھو تو پست۔ پس امیری، غریبی، بلندی و پستی احساس ہے۔ اپنے احساس کی اصلاح کریں۔

۶۶ نیک مقصد کے سفر میں ناکام ہونے والا بُرے مقصد میں کامیاب ہونے والے سے بدرجہا بہتر ہے۔

۷۲ دولتِ غم کو بھی کم نہ سمجھو۔ غم کا سرمایہ خاص عنایت ہے۔ اس شخص پر بڑا کرم ہے جس کی رات بیدار ہو جائے۔ غمزدہ دل کی دعا قوموں کی مصیبتیں ٹالتی ہے۔

۷۸ آسمانوں پر نگاہ ضرور رکھو۔ لیکن یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔

۸۶ انسان جتنی محنت خامی چھپانے میں صرف کرتا ہے اتنی محنت میں خامی دور کی جاسکتی ہے۔

Marfat.com

۹۳ اگر آرزو ہی غلط ہو تو حسرت آرزو، تکمیل آرزو سے بہت بہتر ہے۔

۹۴ نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ اسے ان کی خدمت میں صرف کیا جائے جن کے پاس وہ نعمت نہیں۔

۹۵ اضطراب دراصل اس فرق کا نام ہے جو ہماری خواہشات اور ہمارے حاصل میں رہ جاتا ہے۔

۹۹ بہترین کلام وہی ہے جس میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوں۔

۱۰۶ اللہ کو راضی کرنے کا آسان ترین طریقہ ہے کہ آپ اللہ پر اور اللہ کے ہر عمل پر راضی ہوں۔

۱۱۱ اتنا پھیلو کہ سمٹنا مشکل نہ ہو، اتنا حاصل کرو کہ چھوڑتے وقت تکلیف نہ ہو۔

۱۱۳ اگر کیفیت یا یکسوئی نہ بھی میسر ہو تو بھی نماز ادا کرنی چاہیے۔ نماز فرض ہے، کیفیت فرض نہیں۔

۱۱۷ اہلِ ظاہر کے لئے جو مقام مقامِ صبر ہے، اہلِ باطن کے لئے وہی مقام مقامِ شکر ہے۔

۱۱۸ سورج کہلانے کا شوق ہو تو روشنی پیدا کرو۔

۱۱۹ سننے والے کا شوق ہی بولنے والے کی زبان کو تیز کرتا ہے۔ روح کی گہرائی سے نکلی ہوئی بات روح کی گہرائی تک ضرور جائے گی۔

۱۲۵ ناپسندیدہ انسان سے پیار کرو، اِس کا کردار بدل جائے گا۔

۱۲۹ جو انسان اللہ کی طرف جتنا عروج حاصل کرتا ہے اتنا ہی انسانوں کی خدمت کیلئے پھیلتا ہے۔

۱۳۳ سب سے اچھا علم وہ ہے جو دل میں اتر کر عمل میں ظاہر ہوتا ہے۔

سب سے بُری خواہش ہر انسان کو خوش کرنے اور اسے متاثر کرنے کی خواہش ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ انسان نہ متاثر ہونگے نہ خوش۔

۱۳۴ کسی انسان کو کسی ایسے کام پر راضی کر لینا جس کے انجام سے وہ بے خبر ہو دھوکہ ہے۔

۱۳۸ بیدار کر دینے والا غم، غافل کر دینے والی خوشی سے بدرجہا بہتر ہے۔

واصف علی واصفؒ
حرف حرف حقیقت

۱۱ اچھے الفاظ پر کچھ خرچ نہیں ہوتا لیکن اچھے الفاظ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔ الفاظ ہی انسان کو پسندیدہ یا ناپسندیدہ بناتے رہتے ہیں۔ الفاظ خوشبو کی طرح ماحول کو معطر کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۲ رحمتِ حق اس شخص کی تلاش میں رہتی ہے جس کی آنکھ پُرنم رہتی ہے۔ آنسوؤں کے قریب رہنے والے رحمتِ حق کے قریب رہتے ہیں۔

۴۱ وہ لوگ جو انسان کو چھوڑ کر یا انسان سے منہ موڑ کر خدا کی تلاش کرتے ہیں، کامیاب نہیں ہو سکتے۔

۴۲ اللہ کے ساتھ محبت کرنے والے انسانوں سے بیزار نہیں ہو سکتے اور انسان سے بیزار ہونے والے اللہ کے قریب نہیں ہو سکتے۔ اللہ جن انسانوں کو اپنے قریب رکھتا ہے انہیں انسانوں کو انسانوں کے قریب کر دیتا ہے۔

۴۳ انسان اپنے لئے آرام پسند کرتا ہے اور آرام طلبی کے ذریعے وہ مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اپنی مرضی کو تابع فرمانِ الٰہی کر دیا جائے۔

۶۳ غرور کسی انسان میں اس وقت تک نہیں آ سکتا جب تک وہ بدقسمت نہ ہو۔ نصیب والے قسمت والے ہمشیہ عاجز مسکین بن کر رہتے ہیں۔

۶۴ افسوس ہے اس علم پر جو دوسروں کے کام نہ آئے اور پناہ مانگو اس علم سے جو اپنے بھی کام نہ آئے۔

۷۲ اگر شوق مر جائے تو انسان کے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مریض محبت کو اگر چارہ ساز سے نسبت قلبی نہ ہو تو سب چارہ سازی حجاب ہے۔ محبوب کا ہاتھ ہی دست شفاء ہے۔

۷۸ خود شناسی نہ ہو تو خدا شناسی کا عمل ممکن ہی نہیں۔

۷۹ آنکھوں کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ صاحبانِ فکر کو خوراک مہیا کرتی ہیں۔

۱۰۱ ستم کے زمانے ہوں تو لذت ستم کو یاد رکھو۔ کرم کے زمانے ہوں تو بھی آنکھ کو خشک نہ ہونے دو۔ تر آنکھ ہی ضمانت ہے بخشش کی۔ آنکھ میں موتی ہوں تو دامن میں گوہر مراد ہوتا ہے۔

۱۱۰ عظمت کا سفر کرب کا سفر ہوتا ہے۔

۱۱۷ خیال غریب ہو جائے تو انسان غریب ہو جاتا ہے۔ جس آدمی کی جیب میں مال نہ ہو وہ غریب نہیں بلکہ جس کے پاس خیال نہ ہو وہ غریب ہے۔

یتیم وہ نہیں جس کا باپ فوت ہو جائے بلکہ یتیم وہ ہے جو علم و ادب سے محروم ہو جائے۔

۱۲۰ اگر حاصل آرزو سے کم رہ جائے تو انسان غریب ہو گیا اور اگر آرزو حاصل سے کم ہو یا حاصل آرزو سے زیادہ ہو تو انسان امیر ہو گیا۔

Marfat.com

دولت عزت پیدا نہیں کرتی۔ دولت خوف پیدا کرتی ہے اور خوف پیدا کرنے والا انسان معزز نہیں ہوتا۔

۱۲۱ زیادہ کی تمنا انسانوں کو اپنے موجود حاصل سے غافل کر دیتی ہے اور وہ مال پر خوش ہونے کی بجائے اس حسرت کے لئے اُداس ہو جاتا ہے جو صرف ایک خیال سے پیدا ہوتی ہے۔

۱۳۵ ظاہر و باطن میں فرق رکھنے والا ہی ظالم ہے۔ ایک سے زیادہ زندگیاں گزارنے والا عادل نہیں ہو سکتا

۱۴۴ ہمارے باطن کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ہم احساس کی دنیا زندہ رکھیں۔ ہم اپنے دل کو محسوس کرنے والا بنائیں۔

۱۶۶ بے بس انسان کا سجدہ ہی بے بسی کا علاج ہے۔

زندگی کے جواز تلاش نہیں کیے جاتے ،صرف زندہ رہا جاتا ہے۔ زندگی گزارتے چلے جاؤ، جواز مل جائے گا۔

اگر آپ کو محبت نہیں ملی تو آپ خود ہی کسی سے محبت کرو، محبت کرنے والا زندگی کو جواز عطا کرتا ہے۔

زندگی نے آپ کو اپنا جواز نہیں دینا، بلکہ آپ نے زندگی کو زندہ رہنے کے لئے جواز دینا ہے۔

۱۶۷ آرزوئیں پوری نہ ہوں تو بے آرزو رہنے کی آرزو پیدا کر دی جائے۔

۱۸۶ ہم لوگ شکوے اور شکایتیں سننے اور سنانے کے عذاب میں مبتلا ہیں۔

۲۰۵ محبت دل کی صحت ہے اور بے مروتی بیماری۔

۲۰۷ دنیا میں سب سے آسان کام نصیحت کرنا ہے اور سب سے مشکل کام نصیحت پر عمل کرنا ہے۔

۲۰۹ مخلص کی تعریف ہی یہ ہے کہ آپ کے ساتھ آپ سے زیادہ مہربان ہو۔ اپنے آپ کو بھول کر آپ کو یاد رکھے۔ آپ سے آپ کی بہبود کے علاوہ کسی اور معاوضے کا متمنی نہ ہو۔

۲۱۷ خوش نصیب وہ لوگ ہیں جنہیں مخلص دوست کا ساتھ میسر ہو۔

۲۲۴ پیغمبر کی بات باتوں کی پیغمبر ہوتی ہے۔

۲۵۴ خود پسندی اور خود پرستی کا منطقی نتیجہ بیزاری ہے۔

Marfat.com

۷ کسی شخص کو چھوٹا سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے یا دور سے دیکھا جائے یا غرور سے دیکھا جائے۔

۱۷ زندگی اسے تلاش کرتی ہے جو زندگی کو تلاش کرتا ہے۔

۲۰ اگر انسان کی اپنی عقل اس کی اپنی زندگی کو خوشگوار نہ بنا سکے تو اسے زعمِ آگہی سے توبہ کرنی چاہیے۔

۲۱ اپنے گناہوں کا احساس ہی توبہ کی ابتدا ہے، توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے۔

گناہ اپنے مزاج کے خلاف عمل کا نام نہیں، اللہ کے حکم کے خلاف عمل کا نام ہے۔ گناہ اخلاقیات کے حوالے سے نہیں، دین کے حوالے سے ہے۔ اخلاقیات کا دین اور ہے اور دین کی اخلاقیات اور اخلاقیات انسان کے بنائے ہوئے ضابطۂ حیات کا نام ہے اور دین اللہ کے عطاء کئے ہوئے ضابطۂ حیات کا نام ہے۔

۲۴ نیت کا گناہ نیت کی توبہ سے معاف ہوتا ہے۔ عمل کا گناہ عمل کی توبہ سے دور یعنی جس ڈگری کا گناہ ہوگا اسی ڈگری کی توبہ چاہیے۔

۳۰ انسان کے آنسو حصول رحمت کا قوی ذریعہ ہے۔ آنسوؤں کی فریاد مقبول ہے۔ بارگاہ صمدیت میں آنسوؤں کی درخواست رد نہیں ہوتی۔ اس سے مقدر بدلتے ہیں۔ زمانے بدلتے ہیں۔

۴۰ اللہ کی رضا پر اپنی رضا کو نثار کر دینا قربِ حق ہے۔

۴۳ انسان کی محبت کے بغیر خدا کا سجدہ انا کا سجدہ ہے۔

انسان سے محبت وہی کر سکتا ہے جس پر خدا مہربان ہو۔ خدا جب کسی پر بہت مہربان ہو تو اسے اپنے بہت پیارے محبوب ﷺ کی محبت عطا کر دیتا ہے۔

محبوب اس ذات کو کہتے ہیں جس کے تقرب کی تمنا کبھی ختم نہ ہو۔ اپنی ذات سے فنا ہو کر جس کی ذات میں بقا ہونا منظور ہو اسے محبوب کہا جاتا ہے۔ محبوب کے ملنے کی دیر ہے کہ زندگی نثر سے نکل کر نظم میں داخل ہو جاتی ہے۔

۴۴ بے جان مال کی محبت جان دار انسان کو اخلاقی قدروں سے محروم کر دیتی ہے۔ مال کی محبت حریص بناتی

Marfat.com

ہے اور حریص کی جیب بھر جائے تو بھی دل خالی رہتا ہے۔

۴ کسی کی یاد میں جاگنے والا کبھی بدقسمت نہیں ہو سکتا۔ کسی کے درد میں رونے والا دنیا کے ہزار ہا غم سے آزاد ہو جاتا ہے۔ محبت کا سجدہ انسان کو ہزار سجدوں سے نجات دیتا ہے۔

۵ ہم سب قلی ہیں۔ سامان اٹھائے پھرتے ہیں۔ خیال کا سامان، احساس کا سامان، مال، دولت، وجود، اشیاء اٹھائے اٹھائے پھرتے ہیں۔ قلی کا سامان کسی اور کا سامان ہوتا ہے۔ قلی کے نصیب میں صرف وزن ہے اور یہ وزن کرب ہے۔

۵ جب تک زندہ رہنے کی خواہش زندہ ہے زندگی کے ختم ہو جانے کا ڈر ختم نہیں ہو سکتا۔

۵۰ موت صرف سانس یا آنکھ کے بند ہو جانے کا نام نہیں۔ ہر آرزو کی موت موت ہے۔ مقصد مر جائے تو انسان مر جاتا ہے۔ بامقصد اور بامعنی زندگی موت کے ڈر سے بے نیاز ہوتی ہے۔

جو انسان دوسروں کو خوفزدہ کرتا ہے وہ خود خوف میں مبتلا رہتا ہے۔

۵۱ اس کی رحمت پر نگاہ رکھی جائے تو خوف ختم ہو جاتا ہے۔

۵ خوف، ترقی سے محروم کر دیتا ہے اور خوفزدہ انسان اپنے اندر ہی ریت کی دیوار کی طرح گر جاتا ہے۔

جس زندگی میں شوق ہو گا اس میں خوف نہیں ہو گا۔

۶۰ خالق سے دوری جس شکل میں بھی ہو، ڈر پیدا کرے گی اور خالق کا قرب جس حالت میں بھی ہو خوف سے نجات دے گا۔

۶۳ دانا کی زندگی کا علم دانائی نہیں، دانا کی زندگی کا عمل دانائی ہے۔

۷۰ مظلوم کی خاموشی، ظالم کی عبرت کی ابتدا ہے۔ خاموش مظلوم، خاموش طوفان کی طرح بڑا خطرناک ہوتا ہے۔

کسی غریب کی عزتِ نفس کو غریب سمجھنا اس پر ظلم ہے۔

۷۶ رفعتِ خیال، پستی حیات میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ پاکیزگی افکار کے لئے پاکیزگی کردار کا ہونا لازمی ہے۔

۷۷ جب انسانوں کا گھر سامان سے بھرا ہوا ہو، دل تمناؤں سے بھرا ہوا ہو، پیٹ خوراک سے بھرا ہوا ہو، تو ایسی حالت میں ذہن کا خالی ہونا لازمی ہے۔

Marfat.com

پست خیال انسان اپنے وجود کو پالتا ہے اور بلند خیال انسان اپنے وجود کو اُجالتا ہے۔

ہر پست خیال خود غرض ہوتا ہے اور ہر بلند خیال بے غرض۔

۷۹ ہر شے ہر وقت حاصل کرنے کی تمنا لاحاصل ہے۔

۸٦ چھوٹے کاموں کو بڑی احتیاط سے کرنے والا انسان کسی بڑے کام سے کبھی مرعوب نہیں ہوتا

''معمولی انسان'' سے محبت غیر معمولی انسان کا ڈر نکال دیتی ہے۔

۹۰ شک، ایمان کی نفی ہے۔ وسوسہ، یقین کا گھن ہے۔

۹۱ اللہ کا حکم نہ ماننا اور اس کے روبرو ہونا اس کے دوبدو ہونے کے برابر ہے۔

جو اپنے نصیب پر خوش ہو، وہی خوش نصیب ہے۔

۹۲ مبلغ یقین سے محروم ہو تو تبلیغ تاثیر سے محروم ہو جاتی ہے۔

۱۰۳ اندھا وہ انسان ہے جو اپنے عیب نہیں دیکھ سکتا اور بہرہ وہ ہے جو خوشامد سنتا ہے لیکن حق کی بات کے لئے اس کے کان بند ہیں۔

۱۰۷ حال کی اصلاح کے لئے خیال کی اصلاح ضروری ہے۔

حال کی اصلاح کے لئے حال کی اصلاح ضروری ہے۔ ہم ماضی اور آئندہ کو صرف حال ہی میں سوچ اور دیکھ سکتے ہیں۔

ہمارا فردا، ہمارا ماضی صرف ہمارے حال کی کرشمہ سازی ہے۔ جس کا آج خوبصورت ہے اس کا ماضی بھی خوب ...... مستقبل بھی خوب۔ جس کا آج پراگندہ ہو، اس کا گزشتہ بھی پراگندہ، آئندہ بھی پراگندہ، حال کی اصلاح ہونا ضروری ہے۔

۱۱۲ پسند کی جانے والی ہر چیز مفید نہیں ہوتی اور ناپسند ہونے والی ہر چیز مضر نہیں ہوتی۔

۱۱۷ جس کی کوئی منزل نہ ہو، اس کی منزل اس کے ہمراہ ہوتی ہے۔

۱۲۷ سوال ذہن کا نام ہے اور جواب دل کا نام۔ ماننے والا جاننے کے لئے بے تاب نہیں ہوتا اور جاننے کا متمنی ماننے سے گریز کرتا ہے۔

شک یقین کی کمی کا نام ہے اور یقین شک کی نفی کا نام۔

Marfat.com

۱۳ جس کو احساس نہ جگائے اسے کون جگا سکتا ہے۔

۱۳ خوابیدہ قوت سے بیدار کمزوری بہتر ہے۔

۱۳ جب انسان کے دل سے انسانوں کا احترام اُٹھ جائے تو سمجھ لیں کہ عذاب کا زمانہ آ گیا ہے۔

۱۵ جس انسان میں ذاتی صفات نہ ہوں وہ اپنے لباس سے لے کر اپنے مکان تک اپنی ہر شے کی تعریف چاہتا ہے۔

۱۵۱ اپنے منہ سے اپنی تعریف، اپنی انسانیت کی تذلیل ہے۔

۱۵۲ خاموشی ایک راز ہے اور ہر صاحبِ اسرار خاموش رہنا پسند کرتا ہے۔ خاموشی دانا کا زیور ہے اور احمق کا بھرم۔

۱۵۴ آواز انسان کو دوسروں سے متعلق کرتی ہے اور خاموشی انسان کو اپنے آپ سے متعارف کرتی ہے۔

انسان کا اصل ساتھی، اصل رہبر اس کا اپنا ذوق ہے۔ اس کی اصل منزل اس کا اپنا آپ ہے۔ اپنے من میں ڈوبنے کی دیر ہے گوہرِ مراد مل جاتا ہے۔

۱۵۶ انسان بولتا ہے اور مسلسل بولتا ہے۔ سچ نہ بول سکے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اپنی ستائش میں بولتا ہے۔ فطرت کے خلاف بولتا ہے۔ خالق کا گلہ کرتا ہے۔ زندگی کے کرب کی باتیں کرتا ہے۔ خاموش نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ خاموشی میں اسے اپنے روبرو ہونا پڑتا ہے اور وہ اپنے روبرو نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا لیکن یہ بات وہ کس طرح تسلیم کرے۔

۱۵۸ انسان اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے جب پریشان ہوتا ہے تو حالت بہتر بنانے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔

۱۵۹ پریشانی حالات سے نہیں، خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔ جو انسان اپنے موجود لمحے سے گریزاں ہو گا وہ پریشان ہو گا۔

۱۶۱ پریشانی انسان کو احساس دلاتی ہے کہ وہ اپنی زندگی پر اختیار نہیں رکھتا۔ اگر انسان اس احساس پر یقین اور ایمان استوار کر لے تو وہ پریشانی سے بچ سکتا ہے۔

زندگی سے اگر گلہ اور شکایت نکال دی جائے تو پریشانی ختم ہو جاتی ہے۔ اپنے آپ کو پسند اور دوسروں کو ناپسند کرنا چھوڑ دیا جائے تو پریشانی نہیں رہتی اور اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کی آرزو نہ رہے، تو پریشانی

Marfat.com

نہ رہے گی۔
توبہ کا مطلب واضح ہے، خالق کو گواہ بنا کے یہ اعلان کرنا کہ آئندہ ایسا عمل سرزد نہ گا۔

۱۶۶ انسان کو جتنی آزادی دی گئی ہے، اتنا ہی اسے جوابدہ بنایا گیا ہے۔

۱۶۷ فنا کی بستی میں بقا کے مسافر مجبوریوں سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ اپنے وجود سے نکلیں تو چاہنے والوں کے دل میں یاد بن کر ہمیشہ کے لئے موجود رہتے ہیں۔

محبت مجبور کو مختار بنا دیتی ہے۔

۱۷۲ اگر اینٹوں میں ربط نہ ہو تو آندھی تو کُجا، دیوار کو اپنے ہی بوجھ سے گر جانے کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔

۱۷۶ دولت کی محبت کم کر دو، اندیشے کم ہو جائیں گے۔

۱۸۵ صاحب ادراک اپنے آپ میں حقیقت کے روبرو رہتا ہے۔

۱۸۷ جس کو زندگی سے محبت نہ ہو، اسے موت کا خوف کیا ہو سکتا ہے۔

۱۸۹ بے مصرف زندگی کی سزا موت کا خوف ہے۔ با مقصد حیات موت سے بے نیاز، موت کے خوف سے آزاد، اپنے مقصد کے حُصول میں مصروف رہتی ہے۔

۱۹۸ اگر کسی کو کسی پر اعتماد نہ ہو، اگر کوئی کسی کے لئے بے ضرر نہ ہو، اگر ہر شخص کو ہر دوسرے شخص کی نیت پر شبہ ہو، اگر انسان اپنے آپ سے بیزار ہو، اگر الفاظ اپنے معنی سے جدا ہو جائیں تو مستقبل کے بارے میں جاننا غیب کی بات نہیں، ظاہر کا علم ہے۔

واصف علی واصفؒ

مکالمہ

۵۸ اخلاق ایک ایسی راہِ عمل ہے جس پر چلنے والے انسان کا کردار مخلوقِ خدا کے لئے بے ضرر اور منفعت بخش ہوتا ہے۔

۷۸ دراصل جس انسان کو اپنے آپ پر اعتماد نہیں وہ کسی مستقبل پر کبھی اعتماد نہیں کر سکتا۔

۷۹ خطرات کے باوجود زندگی وقت سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی اور احتیاط کے باوجود زندگی وقت کے بعد

Marfat.com

قائم نہیں رہ سکتی۔

گناہوں نے دعائیں چھین لی ہیں۔ ہم آج بھی ایک عظیم قوم بن سکتے ہیں۔ اگر ہم معاف کرنا اور معافی مانگنا شروع کر دیں۔ اگر ہم میں فرض اور شوق یکجا ہو جائے تو زندگی خوف سے آزاد ہو سکتی ہے۔

وحدتِ افکار نہ ہونے کی وجہ سے وحدتِ کردار نہیں۔

امید اس خوشی کا نام ہے جس کے سہارے غم کے ایام بھی کٹ جاتے ہیں۔ فطرت کے مہربان ہونے پر یقین کا نام امید ہے۔

۸۰ اگر ہمارا فرض اور شوق یکجا ہو جائے تو زندگی خوف سے آزاد ہو سکتی ہے۔

نیکی لاٹھی نہیں جس سے بدی کو ہانکا جائے، نیکی میزان ہے جو بدی کی ضیافت کر کے اسے راہِ راست پر لاتی ہے۔

۸۱ زندگی سے تقاضا اور گلہ نکال دیا جائے تو یقیناً سکون مل جاتا ہے۔

۸۲ کامیابی اہم نہیں مقصد اہم ہے۔ برے مقاصد میں کامیابی سے اچھے مقاصد میں ناکامی بہتر ہے۔

۹۳ غریب کے ایمان کی اصلاح کی ضرورت نہیں، اس کی غربت دور کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۳۲ اللہ کا وہ احسان جس کی خواہش اور ضرورت انسان کے پاس ہو لیکن کوتاہیٔ عمل کے سبب اس کا استحقاق اس کے پاس نہ ہو رحمت کہلاتا ہے۔

۱۳۸ غصہ ایمان کو اس طرح برباد کر دیتا ہے جیسے کہ سرکہ شہد کو برباد کر دیتا ہے۔

۱۹۴ محبت حسن کے قریب ہونے کی خواہش کو کہتے ہیں۔ جو جتنا محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ اتنی ہی دعا کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۵ عشقِ حقیقی صرف اللہ سے محبت کرنے کو نہیں کہتے بلکہ اللہ کے عمل سے پیار، اس کی مخلوق سے پیار اور اس کے احکام سے پیار بھی عشقِ حقیقی ہے۔

۱۹۸ اگر عبادت میں اللہ کی محبت شامل نہ ہو تو مسلمان کا دین اس کے اپنے تصورات کا ایک بتکدہ ہے۔

۲۲۰ اپنے گناہوں پر جس وقت انسان نے توبہ کر لی تو قبولیت کی دلیل یہ ہے کہ ایک تو وہ گناہ سرزد نہیں ہو گا، دوسرے یاد نہیں رہے گا۔

Marfat.com

۷ صاحب نگاہ کے سامنے فاصلے، فاصلے نہیں رہتے۔ زمان و مکاں کی وسعتیں اس کی چشم بینا کے سامنے سمٹ جاتی ہیں۔

۹ نظر ملے تو دل کیوں نہ ملے۔ دل مل جائے تو کیا نہ ملے گا۔ دیکھنے والے سننے والے بنا دیئے جاتے ہیں۔ وہ لفظ کو دیکھتے ہیں اس کی آواز کو سنتے ہیں۔

۱۱ محبت کوشش یا محنت سے حاصل نہیں ہوتی، یہ عطا ہے، یہ نصیب ہے بلکہ یہ بڑے ہی نصیب کی بات ہے۔ زمین کے سفر میں اگر کوئی چیز آسمانی ہے تو وہ محبت ہی ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ایک چہرہ جب انسان کی نظر میں آتا ہے تو اس کا انداز بدل جاتا ہے۔ کائنات بدلی بدلی سی لگتی ہے بلکہ ظاہر و باطن کا جہان بدل جاتا ہے۔ اسکی تنہائی میں میلے ہوتے ہیں۔

۱۲ درحقیقت محبت آرزوئے قربِ حُسن کا نام ہے۔ ہم ہمہ وقت جس کے قریب رہنا چاہتے ہیں، وہی محبوب ہے۔ محبوب ہر حال میں حسین ہوتا ہے کیونکہ حسن تو دیکھنے والے کا اپنا انداز فکر ہے۔ ہم جس ذات کی بقا کے لیے اپنی ذات کی فنا تک بھی گوارا کرتے ہیں، وہی محبوب ہے۔

۱۳ محبت اشتہائے نفس اور تسکین وجود کا نام نہیں۔ اہل ہوس کی سائیکی اور ہے اور اہل دل کا انداز فکر اور۔ محبت دو رُوحوں کی نہ ختم ہونے والی باہمی پرواز ہے۔

دراصل وفا ہوتی ہی بے وفا کے لیے ہے۔

عقیدوں اور نظریات سے محبت نہیں ہوسکتی۔ محبت انسان سے ہوتی ہے۔ اگر پیغمبرﷺ سے محبت نہ ہو تو خدا سے محبت یا اسلام سے محبت نہیں ہوسکتی۔

۱۴ زندگی صرف حاصل ہی نہیں، ایثار بھی ہے۔

۱۷ وہ عمل جس کی نیت اچھی ہو، خواہ بُرا ہو خوف سے آزاد رہتا ہے۔ خوف دراصل بری نیت کی تخلیق ہے۔ نیت کی اصلاح کے بغیر یہ سزا ختم نہیں ہوتی۔

۲۰ اگر خیال کی اصلاح ہو جائے تو خوف دور ہوسکتا ہے۔ ماضی کی غلطیوں سے توبہ کرلی جائے تو خوف دور

Marfat.com

ہو جاتا ہے۔

۳۴ اگر تمنا حاصل سے زیادہ ہوتو اضطراب پیدا ہوگا، انتشار ہوگا اور اگر حاصل تمنا سے زیادہ ہوتو سکون کا باعث بنے گا۔ کم آرزو والے انسان مطمئن رہتے ہیں۔

۳۶ زندگی بڑی طویل ہے لیکن زندگی بڑی مختصر بھی ہے۔ نہ گزرے تو ایک لمحہ نہیں گزر سکتا۔ صدیوں تک ایک لمحہ نہیں گزرتا اور اگر گزرنے لگے تو صدیاں ایک لمحے میں سمٹ کر گزر جاتی ہیں۔

۳۸ اندازِ نظر بدل جائے تو نظارہ بدل جاتا ہے۔

۶۲ اس شخص کی تقدیر بگڑ جاتی ہے جس کی نیت میں فتور ہو۔ نیت کا بُرا انسان مقدر کا بُرا ہوتا ہے۔

۷۴ خاموش انسان خاموش پانی کی طرح گہرے ہوتے ہیں۔ خاموشی خود ایک راز ہے اور ہر صاحب اسرار خاموش رہنا پسند کرتا ہے۔ خاموشی دانا کا زیور ہے اور احمق کا بھرم۔

۸۵ اضطراب میں رہنے والے بڑے تخلیق کار ہوتے ہیں۔ اضطراب شبِ بیداری کا پیغام ہے اور کامیابی کا زینہ ہے۔ اضطراب سوز ہے اور یہی سوز جوہرِ تخلیق ہے۔

۹۱ جس انسان کی اپنے ماحول سے، اپنے آپ سے صلح ہو، وہ پُرسکون رہے گا۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ دولت سے سکون ملتا ہے لیکن دولت اور مال نے کبھی کسی کو سکون نہیں دیا۔ بادشاہوں نے بادشاہی چھوڑ کر درویشی تو قبول کی ہے لیکن کسی درویش نے درویشی چھوڑ کر بادشاہی قبول نہیں کی۔ مال جمع کرنے والے اور مال گننے والے پر عذاب ہے۔ وہ مال جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے باعث اطمینان ہو سکتا ہے۔

۹۷ تضادات کو برداشت کرنے کے لئے عظیم دل چاہیے، کمزور عقیدہ الجھتا ہے، لڑتا ہے، جھگڑتا ہے لیکن طاقتور اور صحتمند عقائد دوسرے عقیدوں کو اپنے ساتھ اسطرح ملاتے ہیں جیسے سمندر دریاؤں کو اپنے اندر سمیٹتا ہے۔

۹۸ سورج کا مذہب نہیں پوچھا جاتا۔ اس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ ہر انسان ہر دوسرے انسان کی ضرورت کا خیال رکھے تو عقائد کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔

۱۰۰ قطرے کو سمندر سے تعلق ہو جائے تو وہ فنا اور بقا سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

دنیا میں خوشی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہم دوسروں کو خوش نہ کریں۔ خوش کرنے والا ہی خوشی سے

Marfat.com

آشنا کرایا جاتا ہے اور ہر خوش کرنے والا اور خوش رہنے والا تنہائیوں میں آنسوؤں سے دل بہلاتا ہے۔

۱۰۲ بہتر انسان وہی ہے جو دوسروں کے غم میں شامل ہو کر اسے کم کرے اور دوسروں کی خوشی میں شریک ہو کر اس میں اضافہ کرے۔

۱۰۴ جو شے چلنے سے حاصل نہیں ہوتی وہ ٹھہرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔ جو راز پیسے جمع کرنے میں نہ پایا جائے تو خرچ کرنے میں ضرور پایا جائے گا۔ جسے سونے والا دریافت نہ کر سکے اسے جاگنے والا ضرور دریافت کر لے گا۔

۱۱۶ انسان کو جینے کا حق ملا ہوا ہے کہ وہ اپنی پسند کی زندگی اختیار کرے۔ انسان پر چناؤ کا لمحہ ہی تو فیصلے کا لمحہ بن کر آتا ہے اور پھر یہ لمحہ زندگی بدل کے رخصت ہوتا ہے۔

۱۱۷ فیصلے کا لمحہ بڑا مبارک لمحہ ہوتا ہے۔ زندگی میں بار بار یہ لمحات نہیں آتے۔ صحیح وقت پر مناسب فیصلہ ہی کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔

۱۲۸ ہمارے پاس آسائشیں ہیں، سکون نہیں۔ ہمارے پاس مال ہے، اطمینان نہیں۔ ہم سب ساتھ ساتھ چل رہے ہیں لیکن منزلیں جدا جدا ہیں۔ ہم ہجوم میں ہیں لیکن ہجوم سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہم سب آس پاس ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا غم سنتے ہیں لیکن محسوس نہیں کرتے۔ ہم اپنے علاوہ کسی کو اپنے جیسا نہیں سمجھتے۔

۱۴۸ دریا کو عبور کرنے کے لئے کشتی ضرور سبب ہے لیکن گرداب سے نکلنے کے لئے دعا کا سفینہ چاہیے۔

۱۸۱ حال کے عمل سے ماضی کا عمل بدل سکتا ہے۔ ماضی کفر ہو تو حال کلمہ پڑھ کر مومن ہو سکتا ہے۔

۱۸۳ اگر حاصل کو بڑھانے کی تمام تر کوشش ناکام ہو جائے تو انسان اپنے آپ کو اپنی آرزو کا مقروض سمجھتا ہے۔ اپنی آرزو سے شرمندہ ہوتا ہے اور یہ ندامت اس سے اعتماد چھین کر اسے اس کی اپنی نگاہ میں غیر معتبر بنا دیتی ہے اور جو انسان اپنی نگاہ میں معتبر نہ ہو، اس پر کون اعتبار کرے گا؟

۱۸۷ زندگی کسی مقابلے کا نام نہیں، زندگی تو بس زندگی ہے، ایک عطا ہے، ایک انعام ہے، ایک نوازش ہے، ایک ایسا کرم جس کے لئے شکر ضروری ہے۔

۱۹۲ مکانات ترقی یافتہ نہیں ہوتے، مکین ترقی یافتہ ہوتے ہیں اور مکین انسان ہیں۔

Marfat.com

ترقی خوبصورت اثاثوں کا نام نہیں، بلکہ خوبصورت احساس کا نام ہے۔

۲۲ اختلاف کو عالی ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنا بقائے حیات اور بقائے اختیار کا ثبوت ہے۔

۲۳۳ چھوٹے آدمی کو چھوٹا نہ سمجھو، بڑا آدمی بڑا نہ رہے گا۔

۲۳ خوشی میں غم کا دخل، صحت میں بیماری کا آ جانا، بنے ہوئے پروگرام کا معطل ہونا، کسی اور انسان کے کسی عمل سے ہماری پُرسکون زندگی میں پریشانی کا امکان پیدا ہونا، سب صبر کے مقامات ہیں۔

صبر کا مقام اس وقت آتا ہے جب انسان کو یہ یقین آ جائے کہ اس کی زندگی میں اس کے عمل اور اس کے ارادے کے ساتھ ساتھ کسی اور کا عمل، کسی اور کا ارادہ بھی شامل ہے۔

اشفاق احمد

زاویہ۔۱

۲۶ مصائب اور مشکلات اتنی ہی شدید ہوتی ہیں جیسا کہ آپ نے اُن کو بنا دیا ہے۔ وہ آپ کی ساری زندگی کا ایک حصہ ہوتی ہیں، ساری زندگی نہیں ہوتیں۔

۲۷ تو جب مشکلات اور مصیبتیں آتی ہیں تو اگر آپ ان کو غور سے دیکھیں کہ ان کا ایک حصہ بالکل چھوٹا سا فریکشن، آپ کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن ہم نے وہ دھبہ پھیلا کر اتنا وسیع تر کر لیا ہوتا ہے کہ پھر وہ اپنے ہمارے اختیار میں نہیں رہتا اور وہ پھر پھیلا ہوا دھبہ ہمارا حکمران بن جاتا ہے۔

۳۳ آپ کی Desire کے اور آپ کے درمیان ایک فاصلہ ہونا چاہیے۔ اس کو کھلائیں، ساتھ ساتھ رکھیں لیکن Desire کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں۔

۳۴ بھیجنے والے نے انسان کو کسی کام کے لئے، کسی عمل کے لئے بھیجا ہے، صرف پڑھنے پڑھانے کے لئے نہیں۔ جو لوگ پڑھنے پڑھانے کو عمل سمجھتے ہیں وہ عمل کیلئے دیا گیا وقت ضائع کرتے ہیں۔

۳۹ وہ شخص ذہین ہے جو خود کو ماحول میں ایڈجسٹ کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر رہا، اس کا مطلب ہے اس کی ذہانت میں کوئی خرابی ہے۔

۵۱ جو شخص تجھ سے مانگتا ہے اس کو دے۔ کیا یہ تیری انا کے لئے کم ہے کہ کسی نے اپنا دستِ سوال تیرے

Marfat.com

آگے دراز کیا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا، جو شخص تجھ سے مانگتا ہے، اس کو دے۔ کیا یہ تیری انا کے لئے کم ہے کہ کسی نے اپنا دستِ سوال تیرے آگے دراز کیا۔ جو حق دار ہے اس کو بھی دے، اور جو ناحق کا مانگنے والا ہے، اس کو بھی دے تا کہ تجھے ناحق کا جو مل رہا ہے کہیں وہ ملنا بند نہ ہو جائے۔

۵۲ مُٹھی کو آپ جتنا کس کے بند کریں اس میں اتنی چیز کم آتی ہے۔ اگر مٹھی ڈھیلی بند کریں گے تو اس میں زیادہ آئے گا۔ تو خیرات دینے کا یہی ہے کہ جتنا پیسہ کس کے رکھتے جائیں گے اللہ میاں اس میں اتنی کمی کر لے گا۔

ہماری مصروفیات کا عالم کچھ اس طرح سے ہو گیا ہے کہ آپ اپنے آپ کو گروی رکھ چکے ہیں۔ ہر طرح کی مصروفیات کے ہاتھوں ضروری بھی غیر ضروری بھی۔ آپ جانچنے اور آنکنے بیٹھے ہوں گے تو آپ دیکھیں گے کہ غیر ضروری مصروفیات ضروری مصروفیات سے کہیں زیادہ ہیں۔

۵۵ بابا وہ شخص ہوتا ہے جو دوسرے کو آسانی عطا کرے۔ اگر آپ زندگی میں کبھی کسی شخص کو آسانی عطا کر رہے ہیں تو آپ بابے ہیں۔ اگر آسانی نہیں عطا کر رہے تو پھر آپ اپنی ذات کے ہیں۔

۶۱ شکوک کو ساتھ لے کر چلنا ہی اچھی بات ہے کیونکہ شک جو ہے خلافِ ایمان نہیں ہے، ایمان کا ایک حصہ ہے کیونکہ اس کے ذہن میں شک پیدا ہو گا جو ایمان والا ہے، اللہ کو مانتا ہے۔

۶۹ بدقسمتی سے ہمارے یہاں آدمی کے چلے جانے کے بعد اس کی تعریف ہوتی ہے۔ اگر آپ لاہور کے سب سے بڑے قبرستان میانی صاحب میں جا کر دیکھیں تو بہت سے کتبے آپ کو ایسے نظر آئیں گے جن کے اوپر مرحوم کا نام، تاریخ پیدائش، تاریخ وفات لکھی ہوگی۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ توصیفی کلمات بھی ہونگے۔ اب وہ بیچارہ باہر نکل کر تو نہیں دیکھ سکتا کہ کتبے پر کیا لکھا ہے، یہ تو اس کے کام نہیں آیا۔ بہتر یہی تھا کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کی کچھ تعریف و توصیف ہو جائے تو اس کو کچھ سہارا ہو۔ اس کو پتا چلے کہ میرے ارد گرد رہنے والے لوگ جو ہیں وہ بہت تقویت عطا کرنے والے لوگ ہیں۔

۶۹ تعریف و توصیف بھی واجب ہے۔ اگر واجب نہیں تو بھی کی جانی چاہیے تا کہ انسانوں کے درمیان،

Marfat.com

اتحاد اور ہم آہنگی اور ایک unity پیدا ہو۔ شکریہ ادا کرنے سے آدمی خود مفرح ہوتا ہے۔اس کی روح پر،اس کے وجود پر،اوراس کی شخصیت پر اوراس کی فردیت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

۷۷ تم جیسے کیسے بھی ہو،اندر سے ٹھیک ہونا بہت ضروری ہےاور جب تک اندر ٹھیک نہیں ہوگا اس وقت تک کوئی بھی مشین ٹھیک نہیں چلے گی۔

۷۷-۷۹ آدمی کبھی مراقبے کے انداز میں بیٹھ کر سوچے اور غور کرے اور اپنے سیلف کو جاننے اور نکھارنے کی کوشش کرے تو پھر اس کو پتہ چلے گا۔اس کے اندر بہت سی کوتاہیاں اور خامیاں موجود ہیں جو میں اگر دور کروں گا تو میرا ماحول ٹھیک ہو جائے گا۔

۸۰ تلاوت الوجود...... خود کو قریب آنے دو۔اپنے ساتھ بیٹھو گے تو بہت سارے سچ آ کر آپ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔

۸۸ محبوب وہ ہوتا ہے جس کا نہ ٹھیک بھی ٹھیک نظر آئے۔

۹۰ لوگوں کو پیسے کی،روپے کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی،جتنی احترام کی،عزتِ نفس کی،توقیر ذات کی ہوتی ہے۔

۹۸ وہ مومن جو ماضی کی یاد میں مبتلا نہ ہو اور مستقبل سے خوفزدہ نہ ہو،اس کو صاحبِ حال کہتے ہیں۔

۱۰۱ جوں جوں آدمی دوسرے آدمی پر انحصار کرے تو وہ اللہ سے اتنا ہی دور ہو جاتا ہے۔

۱۰۳ جب بھی مشکل وقت ہو گڈریئے کو آواز دیں۔آپ کے پالن کرنے والا،اپنی effort کر کے،راہ تجویز کر کے کبھی زندگی کے مشکل مقام سے گزرنے کی کوشش نہ کرو،اس وقت اپنے چرواہے کو پکارو۔

۱۲۱ اگر آپ تہیہ کرنا چاہتے ہیں تو مجھ سے نہ پوچھیں،اپنے آپ سے پوچھیں کہ آپ کا کیا ارادہ ہے؟ جب تک آپ کی کنوکشن نہیں ہوتی،باہر کی لائی ہوئی تبدیلی کسی طرح سے بھی آپ کی مدد نہیں کرسکتی۔

۱۳۳ اللہ کہتا ہے جو کچھ تمہارے خرچ سے باقی بچے وہ سارے کا سارا دے دو۔

۱۳۴ بہت زیادہ تکبر شامل ہو گیا ہے ہر بندے کے ذہن میں اور تکبر میں اضافہ کرنے کے لئے وہ بہت ساری چیزیں اکٹھی کرتا رہتا ہے،تاکہ دوسروں کو ڈرانے میں تکبر نمایاں کرے۔

Marfat.com

۱۳۸ اللہ نے جو کیا ہے وہ درست اور وہی ٹھیک ہوگا جو اللہ کرے گا۔

چونکہ ہم اللہ کی سائیڈ کے ہیں اس لئے جب اللہ کامیاب ہوتا ہے اور وہ ہر بار کامیاب ہوتا تو ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔

۱۴۱ جب آپ ریٹائر ہو جائیں تو کم از کم اس وقت مسجد میں جانا شروع کر دیں۔ وہ ایسا قیمتی مقام ہوتا ہے کہ آپ کی نئی friendship ڈویلپ ہوتی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ٹھیک ہے ناں نئی دوستی پیدا کریں اور نئی دوستی کا پیدا ہونا بڑی تقویت کا باعث ہوتا ہے۔

۱۵۴ کسی محفل میں، کسی مجلس میں کسی گفتگو میں اگر آپ کے پاس بات کرتے ہوئے بہت اعلیٰ درجے کی دلیل آجائے، ذہن میں بہت اچھی argument آجائے تو وہ دوسرے بندے کو جو آپ کے مدّمخالف ہے، وہ گھائل کر دے جو آپ دلیل دیں یا زائل کر دے یا اس کو ملیامیٹ کر دے تو ہمارے بابے کہتے ہیں، ایسی دلیل روک لو، بندہ بچالو۔

۱۷۰ بابا کی ایک basic qualification یہ ہے کہ وہ اس فریم ورک کے اندر رہتا ہے جو اللہ نے اپنے نبیوں کے ذریعے طے کر دیا ہے۔

۱۷۱ جو سارے جانور ہیں۔ وہ پختہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا فریم ورک ان کا چوکھٹا ہے جو ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک بے چارہ انسان ہی ایسا ہے کہ جب پیدا ہوتا ہے تو اسے تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۸۱ جب آدمی گمراہ ہو تو دوسروں کو بھی جہالت میں مبتلا کر دیتا ہے اور ان کو اپنی ہی نظر میں چڑھا دیتا ہے اور وہ اپنی نظروں میں چڑھتے چلے جاتے ہیں اور دنیا کی نگاہوں میں گرتے چلے جاتے ہیں۔

۱۸۸ ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بے چین ہو کیونکہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔ اس کا دین اس کے ساتھ ہے۔

۱۸۹ گھر والوں سے لڑنے سے، وہ حسن جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر عطا کیا ہے وہ نصیب نہیں ہوتا۔

۱۹۵ دیکھیں ہم بھی بار بار Acknowledged condition کی بات کرتے ہیں۔ جب بھی کبھی مصیبت پڑتی ہے، بوجھ پڑتا ہے، تو آپ بجائے اس بوجھ کو بلاواسطہ طور پر directly برداشت کرنے کے لئے ہمیشہ پلٹ کر اکنامکس کی طرف جاتے ہیں۔ ہماری اکنامکس کمزور ہے۔ اس لئے

Marfat.com

کام نہیں کرتے۔ ہم نیک اس لئے نہیں ہو سکتے کہ ہم مالی طور پر کمزور ہیں۔ ہم بہادر اس لئے نہیں ہو سکتے کہ ہم مالی طور پر کمزور ہیں۔

۱۹۹ جو حال میں جنتی ہے مستقبل میں وہی جنتی ہوگا کیوں کہ اسی حال کا مستقبل بننے والا ہے۔

۲۰۴ جو چیزیں آپ کو ڈراتی ہیں وہ مصنوعی ہوتی ہیں۔ ڈرانے والی چیز کوئی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی چیز ڈرانے والی ہے تو وہ صرف اللہ کی ذات ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں۔

۲۰۸ عبد کی شان ہی یہی ہے کہ وہ دعا کرتا ہے۔

۲۱۳ ہمارا اللہ ایک ہے، ہمارا رسول ﷺ ایک ہے، ہمارا نماز پڑھنے کا طریقہ ایک ہے، ہمارا قیامت کے اوپر ایمان ایک سا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یکجہتی نہیں ہوتی۔ کیوں نہیں ہوتی؟ جب تک ایک دوسرے کا دکھ درد نہیں سنیں گے، ایک دوسرے کے بارے میں جانیں گے نہیں کہ کون کس کیفیت سے گزر رہا ہے، تو محض گفتگو کرنے سے کام نہیں بنتا۔ جماعت عملاً ایک دوسرے کا ساتھ دینے سے وجود میں آتی ہے، خالی قول کے ساتھ جماعت کی یکجہتی کا حق ادا نہیں ہوتا، آپ عمل میں داخل ہوں گے تو پھر یہ حق ادا ہوگا۔

۲۱۴ قول ایک سواری ہے جو آپ کو عمل کے کنارے پر لے جاتی ہے۔ خرابی یہ ہوتی ہے کہ ہم قول کی سواری کو اختیار کرتے ہیں، اس کشتی میں بیٹھتے ہیں، چپو چلاتے ہیں، عمل کے کنارے پر پہنچ جاتے ہیں لیکن اس کشتی کو چھوڑتے نہیں اس کے اندر رہتے ہیں۔ وہ وہیں چکر کاٹتی رہتی ہے۔ عمل کا کنارا سامنے رہتا ہے اور ہم اس کی طرف جا نہیں رہے ہوتے اور ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ کمیونیکیشن سے صرف ڈائیلاگ سے، صرف گفتگو سے بات بن جائے۔

۲۱۸ مسلمان وہ ہوتا ہے جس کا دل صاف ہو اور ہاتھ گندے ہوں (جو بہن بھائیوں کے کام کرتا رہے گا اس کے ہاتھ تو گندے ہونگے)۔ اپنے ہاتھ گندے رکھو اور اپنا دل صاف ستھرا رکھو۔

۲۲۵ Competition جو ہے یہ تخلیقی صلاحیت کی راہ میں ایک بہت بڑا پتھر ہے۔ ایک آدمی کے اندر جو تخلیقی صلاحیتیں ہوتی ہیں نا کچھ کرنے کی، کچھ کر گزرنے کی صلاحیت لیکن وہ competition میں اپنا آپ بھی بھلا چکا ہوتا ہے وہ پھر ایک انسان نہیں رہتا وہ competition کی ایک مشین بن جاتا ہے اور دن رات اسی میں الجھا رہتا ہے وہ ساری صلاحیتیں

Marfat.com

جو انسان میں ہوتی ہیں وہ ماؤف ہو جاتی ہیں۔

۲۲۶ آپ کو اندازہ نہیں ہوگا۔ آپ تو سمجھتے ہیں کہ Competition بہت Healthy فضا میں پیدا ہوا۔ کوشش، جدوجہد، سٹرائیو Strive، سٹرگل، بھاگ دوڑ، یہ ساری کی ساری آپ کے اندر انا اور تکبر پیدا کرتی ہیں۔

ایک بچہ کلاس میں فرسٹ آتا ہے۔ کوئی تیس بچوں کی کلاس میں سے اب وہ تو فرسٹ آ گیا اور تیس بچے جو ہیں وہ تو Down، وہ تو منہ کے بل گر گئے زمین پر اور ان کو شرمندہ ہونے کا موقع ملا۔ تو میرا دین پوچھتا ہے کہ یہ بھی تو (Human being) ہیں۔ یہ انسان ہیں۔ ان کا کیا بندوبست آپ نے کیا ہے۔

۲۲۸ اور پھر بیوقوف لوگو تم یہ سمجھتے ہو کہ سب کچھ تمہاری کوششوں سے تمہاری جدوجہد سے تمارے (Competition) سے تمہاری بھاگ دوڑ سے تم کو ملا ہے؟ یہ خدا کی عطا ہے۔ اس کا شکر یہ ادا کرو اور جوں جوں عطا میں اضافہ ہوتا جائے توں توں سرنگوں ہوتے جاؤ، نیچے سر جھکاتے چلے جاؤ۔

۲۳۰ تقویٰ جس میں وہ Competition ہو جس سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو وہ آپ کا طرۂ امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔

جتنی آپ عاجزی کریں گے، جتنا آپ جھکیں گے، اتنے آپ تقویٰ میں اونچے ہوں گے نا۔

۲۳۵ ہماری عورت بہت عزت دار ہے۔ ہمیں اس سے بڑی محبت ہے۔ عورتیں بڑی پیاری ہوتیں ہیں۔

۲۳۸ ہم گر پڑتے ہیں اور پھر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر گر پڑتے ہیں، پھر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، تو انسان کا یہی کام ہے پھسلتا بھی ہے، گرتا بھی ہے۔

۲۵۴ ہمارے دل میں اتنی آرزوئیں، خواہشیں ہیں کہ کبھی ایک بھی پوری نہیں ہوئی تو اس میں خرابی یہ ہوتی ہے کہ خواہش کے پوری ہونے کی راہ میں آدمی خود کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ ایک بلے باز کی طرح جو کرکٹ کا بیٹ ہاتھ میں رکھتا ہے اس مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے جہاں اس کی خواہش کو آ کر پورا ہونا ہوتا ہے۔

۲۵۶ سب سے زیادہ آدمی ڈرتا ہے، اپنا آپ کو فیس کرنے سے اور اسی لئے بہت سے لوگ عبادت میں داخل ہو جاتے ہیں لیکن خود احتسابی میں داخل ہونے سے ڈرتے ہیں۔

Marfat.com

۲۶۸ معجزہ ہمیشہ بندے کے حوالے سے ہوتا ہے۔ اگر بندے کا کچھ بن گیا تو معجزہ ہو گیا۔ اب آپ خدا کے لئے معجزے کی تلاش میں اٹک کے پل کی طرف نہ چل پڑنا۔

۲۸۳ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ خرچ کرو۔ روپیہ ایک جگہ پر پڑا نہ رہے کیونکہ یہ کھاد کا جو ڈھیر ہوتا ہے ''روڑی'' جسے کہتے ہیں اگر اسے کھیتوں میں پھیلا دیا جائے تو یہ سونا ہے اور اگر اسے ایک جگہ پر جمع رکھا جائے تو یہ بدبو کا گھر ہے۔ کوئی گاؤں اس کے قریب بس نہیں سکتا۔

۳۰۰ خیال کی طاقت بڑی طاقت ہوتی ہے۔

۳۱۷ خوش قسمتی ہمیشہ طلب کے واسطے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ کی طلب نہ ہو تو خوش قسمتی خود گھر نہیں آتی۔

۳۱۹ محبت کا راستہ اور ہے جبکہ معلومات کا راستہ اور ہے۔

۳۲۰ تھوڑی سی محبت تھوڑی سی الفت، تھوڑی سی مسکراہٹ جاری کرتے رہنا چاہیے یہ چیک کیش کرانے پر کوئی خرچہ نہیں آتا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مسکراہٹ بھی ایک صدقہ جاریہ ہے۔ کبھی کبھی اسے جاری کر دیا کریں۔ ہنس کے بول پڑو۔ لیکن ہمارے ہاں یہ بھی مفقود ہو گیا ہے۔ حسد ہو گیا، لڑائی ہوئی، جھگڑے ہو گئے۔ ہم محبت تو ایک طرف رہی مسکراہٹ بھی کسی کو ادا نہیں کر سکتے۔ حالانکہ جب آپ کسی سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں، گھوری ڈالتے ہیں، ماتھے پر سلوٹیں ڈالتے ہیں تو آپ کے چہرے کے 72 مسلز یعنی عضلات کام کرتے ہیں۔ اگر مسکرائیں تو صرف دو مسلز ٹینشن میں آتے ہیں۔ کتنا آسان کام ہوتا ہے لیکن ہو نہیں پاتا۔

اشفاق احمد

زاویہ۔۲

۷ میں علم سے اتنا متاثر نہیں ہوں جتنا کیریکٹر سے ہوں، علم کمتر چیز ہے، کردار بڑی چیز ہے۔

۱۰ اے کمان کسنے والے تو نے اس میں تیر رکھ لیا ہے اور تو مجھے مارنے لگا ہے لیکن میرا تو سارا وجود ہی تیرا

Marfat.com

ہے، کہیں تو اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچالے۔

۱۲ مال و متاع آپ کو خوشی عطا نہیں کرتے۔ خوشی آپ کے اندر کی لہر ہے۔

۱۵ جدو جہد کرنے کی، بھاگنے دوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں، دیکھنے اور straight آنکھوں کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے، مسئلے کے اندر اُترنے کی ضرورت ہے۔ جب تک تم مسئلے کے اندر اُتر کر نہیں دیکھو گے اسی طرح بے چین و بے قرار رہو گے۔

۱۶ جب تک خواہش اندر سے نہیں نکلے گی (چاہے اچھی کیوں نہ ہو) اس وقت تک دل بے چین رہے گا۔

۲۱ انسان دوسرے انسان کو جو سب سے بڑا تحفہ عطا کر سکتا ہے وہ وقت ہے۔ اس سے قیمتی تحفہ انسان، انسان کو نہیں دے سکتا۔

۲۷ ہمارے دین میں سب سے اہم چیز ڈسپلن ہے۔ اسلام ڈسپلن سکھاتا ہے، نعرہ بازی کو نہیں مانتا۔

۲۹ جب بھی لوگوں کو خطاب کرنے لگو اور کبھی بہت بڑا مجمع تمہارے سامنے ہو تو کبھی اپنے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کو مخاطب نہ کرنا، ہمیشہ اپنی آواز ڈور پیچھے کی طرف پھینکنا۔ وہ لوگ جو بڑے شرمیلے سے ہوتے ہیں، شرمندہ سے جھکے جھکے سے ہوتے ہیں وہ ہمیشہ پچھلی قطاروں میں بیٹھتے ہیں۔ آپ کا وصف یہ ہونا چاہیے کہ آپ اپنی بات اُن کے لئے کہیں۔ جب بات چھوٹوں تک پہنچ جائے گی، بڑوں تک خود بخود پہنچ جائے گی۔

۳۰ جب تک تمہیں لباس سینے کا فن نہیں آئے گا، تم انسان کو کیسے سیئو گے۔ تم تو ایسے ہی رہو گے، جیسے لوگ تقریریں کرتے ہیں۔ بندہ تو بندے کے ساتھ جُڑے گا ہی نہیں۔ یہ سوئی دھاگے کا فن آنا چاہیے۔ ہماری مائیں بہنیں بیبیاں جو لوگوں کو جوڑے رکھتی تھیں، وہ یہ چھوٹے چھوٹے کاموں سے کرتی تھیں۔

۳۴ جو شخص ہمیشہ نکتہ چینی کے موڈ میں رہتا ہے اور دوسروں کے نقص نکالتا ہے وہ اپنے آپ میں تبدیلی کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

۳۶ مکھی محسن ہے جو بغیر ٹیکس لئے انسان کو یہ بتانے آتی ہے کہ یہاں گند ہے۔ اُسکو صاف کرلو تو میں چلی جاؤں گی۔

Marfat.com

۳۹ اپنا دروازہ، اپنا وجود ماضی کے اوپر بند کر دو۔

۴۰ مومن وہ ہے جو ماضی کی یاد میں مبتلا نہ ہو اور مستقبل سے خوفزدہ نہ ہو کہ یا اللہ پتہ نہیں آگے چل کے کیا ہونا ہے۔ وہ حال میں زندہ ہو۔

۴۰ جب تم زندگی میں داخل ہوتے ہو، کسی نئے کمرے میں جاتے ہو تو تمہارے آگے اور دروازے ہیں جو کھلنے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ تم پیچھے کی طرف دھیان کر کے بیٹھے رہو۔

۴۱ یہ تہیہ کر لیں کہ اللہ نے اگر ایک دروازہ بند کیا تو وہ اور کھولے گا، تو یقیناً اور دروازے کھلتے جائیں گے۔

۴۳ Shut behind the door کر کے زندگی کو آگے لے کر چلیں۔

۴۶ جس انسان نے خود کو پہچان لیا کہ میں کون ہوں، وہ کامیاب ہو گیا اور وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو باوجود اس کے کہ علم زیادہ نہیں رکھتے، ان کی تعلیم بھی کچھ زیادہ نہیں لیکن علم ان پر وارد ہوتا رہتا ہے، جو ایک خاموش آدمی کو اپنی ذات کے ساتھ دیر تک بیٹھنے میں عطا ہوتا ہے۔

۵۸ یہ قسمت والوں کا خاصا ہوتا ہے کہ وہ اپنا سارا بوجھ اس (اللہ) کے حوالے کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ چلتے رہتے ہیں۔

۶۱ اللہ کی طرف رجوع کیا جائے اور اپنا سارے کا سارا سامان، جتنا بھی ہے اس کی روشنی میں رکھ دیا جائے اور جب اس کی پوری کی پوری روشنی سے وہ پورے کا پورا لتھڑ جائے تو پھر کوئی خطرہ کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔

۶۴ آدمی کو اپنے آپ کو جاننے کے لئے دوسرے آدمی کے آئینے میں اپنی شکل دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک آپ دوسرے کو آئینہ نہیں بنائیں گے آپ کو اپنی ذات کی شکل نظر نہیں آئے گی۔

۶۵ سچ وہ ہوتا ہے جو اپنے بارے میں بولا جائے۔ جو دوسروں کے بارے میں بولتے ہیں وہ سچ نہیں ہوتا۔ سچ بولا نہیں جاتا سچ پہنا جاتا ہے، سچ اوڑھا جاتا ہے۔ سچ واپرتا (اوڑھنے) کی چیز ہے، بولنے کی چیز نہیں ہے۔

۶۸ جو اللہ سے دوستی لگا لیتے ہیں، وہ بڑے مزے میں رہتے ہیں۔ ان پر کوئی تکلیف، کوئی بوجھ اور کوئی پہاڑ

Marfat.com

نہیں گرتا۔

۱۱۵ آزادی یہ نہیں کہ کسی کے خلاف مضمون لکھ دیا، تقریر کر دی بلکہ اپنی ذات کو لگام ڈال کے اور باگیں کھینچ کر رکھنے کو آزادیٔ انسان کا نام دیا جاتا ہے۔

۱۱۹ جو شخص جس کام کیلئے پیدا ہوتا ہے بس وہی کر سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کرنے کی کوشش کرے تو وہ معدوم ہو جاتا ہے۔

۱۳۴ خدا کے اصل بندے جو ہیں وہ ہر وقت جیبوں کی تلاشی لیتے رہتے ہیں کہ اس میں کوئی چیز تو نہیں پڑی جو اللہ کو ناپسند ہو۔

۱۴۰ جب انسانوں کے چہرے آپ پہچاننے لگیں اور آپ کو ان کی پوری شناخت ہو جائے تو اس کے بعد اجالا ہوتا ہے۔

۱۴۱ اگر آدمی جڑ جائے تو ساری دنیا جڑ جائے گی۔

۱۴۸ اگر آپ اپنے نفس کو جان جائیں تو خدا کو جان جائیں گے۔ ہمارے بزرگ اپنے نفس کی تلاش کے کام کو تلاوت الوجود کہتے ہیں کہ اپنے وجود کی تلاوت کرو۔

۱۸۰ کامیاب ہونا اور چیز ہے، زندگی کے ساتھ وابستہ رہنا الگ چیز۔ ترقی اور فلاح میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ترقی فلاح نہیں ہے۔ فلاح کے اندر ترقی موجود ہے۔

۱۹۱ یا اللہ اگر تو نے مجھے کچھ اور نہیں دینا تو مجھے مسلسل درد عنایت فرما دے کیونکہ مکمل بے حسی کے مقابلے میں درد ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ انسان کو پتا چلتا رہتا ہے کہ وہ موجود ہے اور وہ اپنے پورے وجود کے ساتھ موجود ہے۔

۱۹۴ عزتِ نفس اس وقت تک عطا نہیں کی جا سکتی جب کہ عطا کرنے والا خود معزز نہ ہو۔ ہم جب تک اپنی نظروں میں خود محترم نہیں ٹھہریں گے اس وقت تک عزتِ نفس لوٹانے کا کام نہیں کر سکیں گے۔

۲۰۷ تارکِ دنیا ہو کر اللہ کو یاد نہیں کرنا بلکہ اللہ کو ساتھ رکھ کے یاد کرنا ہے۔

۲۲۳ دل کو صاف کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ محبت کریں، چلیں محبت

Marfat.com

کرنا مشکل کام ہے، آپ انسان کو انسان تسلیم کرلیں۔
۲۲ نظر نہ آنے والی چیز، نظر آنے والی چیز سے زیادہ طاقتور اور قوی ہوتی ہے۔
۲۳ جب تک انسان کے اندر کی آلودگی ختم نہیں ہوگی باہر کی آلودگی سے چھٹکارہ حاصل کرنا مشکل ہے۔
بہت سی بیماریاں اندرونی آلودگی سے پیدا ہوتی ہیں۔
۲۳۹ محبت تقسیم نہیں کیا کرتے، محبت کو ضرب دِیا کرتے ہیں۔
۲۵۴ تم چاہیے کے چکر میں نہ آنا بلکہ کچھ کر ڈالنا وگرنہ تم چاہیے چاہیے میں ہی ڈوب جاؤ گے اور چاہیے کا سمندر بہت گہرا ہوتا ہے۔
۲۸۸ علم حاصل کرنا تو ایک اندر کی خوبصورتی ہے۔ انسان اپنی روح کو بالیدگی عطا کرنے کے لئے علم حاصل کرتا ہے۔
۲۸۹ صاحبِ علم وہ ہوتا ہے جو خطرے کے مقام پر اپنی جماعت میں سب سے آگے ہو اور جب انعام تقسیم ہونے لگے تو جماعت میں سب سے پیچھے ہو۔
۲۹۲ پریشان ہونے کی اس لئے بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ تو ہو کر رہے گا جو ہو کر رہنے والا ہے۔
۳۰۸ جو شخص اپنی نظر میں محترم ٹھہر گیا وہ باعزت اور باوقار ہوگیا۔

اشفاق احمد

زاویہ۔۳

۱۸ یارو! زندگی تو گزارنی ہے اگر روئیں گے تب بھی گزرے گی، ہنسیں گے تب بھی۔ اگر اس نے اپنی مرضی سے ہی گزرنا ہے تو رونا کس بات کا۔
۲۵ خوشی ایسے میسر نہیں آتی کہ کسی فقیر کو دو چار آنے دے دیئے۔ خوشی تب ملتی ہے جب آپ اپنی خوشیوں کے وقت سے وقت نکال کر انہیں دیتے ہیں جو دُکھی ہوتے ہیں اور کل کو آپ کو ان دکھی لوگوں سے کوئی دنیاوی مطلب بھی نہیں ہوتا۔
آپ اپنی خوشیوں کا گلا گھونٹ کر جب پریشان حالوں کی مدد کرتے ہیں تو خوشی خود بخود آپ کی طرف

Marfat.com

سفر شروع کر دیتی ہے۔ کوئی چیز آپ کو اتنی خوشی نہیں دے سکتی جو خوشی آپ کو کسی روتے ہوئے کی مسکراہٹ دے سکتی ہے۔

۳۰ جس انسان کو ایسی حالت میں دیکھو کہ وہ عام لوگوں کی طرح کا ذہن نہیں رکھتا یا کند ذہن ہے تو اسے کبھی بھول کر بھی پاگل نہ کہو۔ اگر اس کی مدد نہیں کر سکتے یا اس کے ساتھ نیکی نہیں کر سکتے تو اس کے سامنے مت آؤ۔

۴۰ اصول کو نہیں ماننا چاہیے۔ اصول ساز کو ماننا چاہیے جب وہ کہہ دے کہ آج سے تمہارا قبلہ یہ نہیں دوسری طرف منہ کر لو تو اس حکم پر نماز پڑھتے پڑھتے گھوم جانا چاہیے۔

۴۸ درخت جس کے اندر بیماری ہو اور اس کو گھن لگا ہو اور اندر ہی اندر سے وہ کھوکھلا ہوتا جا رہا ہو اور ہم اس کی اصل بیماری کا علاج کرنے کی بجائے اسے باہر سے سپرے کرتے رہیں۔ اس پر روشنیاں اور بلب لگا دیں تو ہم اس درخت کے اندر کی بیماری نہیں روک سکتے۔ وہ تب ہی ٹھیک ہو گا جب ہم اس کی جڑوں یا تنوں کی مٹی کھود کر اس میں چونا ڈالیں گے۔ کیڑے مار ادویات ڈالیں گے اور اسے پانی دیں گے۔ ایسا ہی انسان کا حال ہے۔

۵۲ اگر کسی معاشرے میں خودکشیاں بڑھیں تو اس کا ذمہ دار اپنے آپ کو ٹھہرایئے اور جان لیجئے کہ کوئی مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے، اپنا دکھ بیان کرنا چاہتا ہے اور میں اس کا دکھ سننے کا وقت نہیں رکھتا۔

۵۸ جب تک دنیا کی ساری لذتوں سے خود قطع تعلق نہیں کر لو گے اور انہیں چھوڑ نہیں دو گے۔ اس وقت تک تمہاری سمجھ میں اصلی بات نہیں آئے گی۔ سب سے پہلے اپنے مقاصد کا تعین کرنا ہو گا۔ ہم لوگ لذتوں اور ناحق کے مقاصد پر عمل پیرا ہیں۔

۵۹ گرو بتاتے رہتے ہیں کہ آپ کو پہلے اپنا آپ پہچاننا ہے اور اپنی ذات کا تجزیہ پہلے کرنا ہے۔ جب آپ اپنی ذات میں موجود چیزوں تک رسائی حاصل کر لیں گے اور انہیں دبوچ لیں گے تو پھر آپ کو آسانیاں ملنی شروع ہو جائیں گی۔

۶۳ اندر کے میک اَپ کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ اگر آپ اندر کا میک اَپ کئے بغیر چلے گئے تو پھر آپ کا

Marfat.com

جانا ایسا باعثِ افتخار جانا نہیں ہوگا۔

۷۵ اگر ہم اللہ کی خوشنودی کے لئے انسانوں کو محبت کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیں اور سوچ لیں کہ ہم نے کبھی بھی کسی انسان کو حقیر نہیں سمجھنا، تو آپ یقین کریں کہ یہ سوچ ہی آپ کے دل کو اتنا سکون فراہم کرے گی کہ آپ محسوس کریں گے کہ جیسے خدا آپ کو مسکراہٹ سے دیکھ رہا ہے۔ آپ عبادات ضرور کریں، شوق سے کریں لیکن خدارا انسانوں کو بھی اپنے قریب کریں۔ یہ بھی عظیم عبادت ہے۔

۷۸ ہمارے پاس کتنی اچھی استری کیوں نہ ہو جب تک ہم اس کے پلگ کو بجلی سے connect نہیں کریں گے وہ گرم ہو کر کپڑے کی سلوٹیں نہیں نکالے گی اور جب تک ہم خدا کی ذات سے رابطہ اور تعلق استوار نہیں کریں گے زندگی کی سلوٹیں بھی دور نہیں ہوں گی۔

۹۲ معافی اور درگزر، یہ ایک پھول کی مانند ہیں۔ اس کے باعث انسان ایک دوسرے سے رابطے میں رہتے ہیں اور یہ "معافی" انسانوں کے درمیان رابطے اور connectivity کا کام دیتی ہے۔ جو لوگ معافی مانگنے سے محروم ہو جاتے ہیں وہ انسان کے درمیان رابطے اور تعلق کے پُل کو توڑ دیتے ہیں اور ایک وقت ایسا ضرور آتا ہے کہ ان کو خود کسی وجہ سے آدمیوں اور انسانوں کے پاس جانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے لیکن وہ پُل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے۔

۱۰۷ قسمت پر یقین کے ساتھ ساتھ جس چیز پر ہمیں ایمان پکا کرنے کی ضرورت ہے، وہ یہ بھی ہے کہ ہم لوگوں کو عزت عطا کریں، محبت عطا کریں، ان کی تذلیل نہ کریں۔ اگر ہم یہ کام اپنے اپنے طور پر کریں تو ہم اپنی ذات میں بابے ہیں۔

۱۰۹ ہماری توجہ life کے مقابلے میں living پر زیادہ ہے۔ ہم living پر بہت زور دیتے ہیں۔ life چاہے اس کے پیچھے لٹکتی آئے۔

۱۱۰ اللہ کے ساتھ کے بغیر جتنے بھی کام ہوتے ہیں یا ہو رہے ہیں وہ بڑے ادھورے اور نامکمل رہتے ہیں۔ اللہ کو بالکل اپنے ساتھ ساتھ رکھنا اور اسے اپنی زندگی کا ایک حصہ بنا کر رکھنا ہماری ذاتی اغراض کے لئے بھی ضروری ہے۔

Marfat.com

۱۱۱ احساس ہو کہ خدا ہمارے ساتھ ہے تو اس کے بڑے فائدے ہیں، مادی بھی، نفسیاتی بھی، بدنی بھی روحانی بھی۔

۱۲۲ ہمارے اوپر سب سے بڑا بوجھ تکبر کا بوجھ ہے اور ہم یہ جانے بغیر کہ خدا کے نزدیک کون بڑا ہے اور کون گھٹیا ہے خود ہی فیصلے کرتے رہتے ہیں۔

۱۳۰ جب آدمی کا دل بہت تنگ ہو جائے، غصے میں ہو، شدت میں ہو، تو وہ اپنا وجود چھوڑ دیتا ہے اور جب آدمی اپنا وجود چھوڑ دیتا ہے تو برہنہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کے اوپر کوئی بھی چیز حملہ کر سکتی ہے۔ اپنے بچاؤ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے وجود کے اندر رہیں۔

۱۳۳ جو شخص اپنی بے چینی کی کیفیت میں اپنے اوپر تھوڑا سا اختیار مضبوط رکھتا ہے وہ زندگی میں ضرور کامیاب ہوتا ہے۔

۱۳۹ دھیان، خیال اور مراقبہ ایک ہی چیز کا نام ہے اور وہ دھیان جو ہے وہ آپ کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۵۰ ہم قابل فخر لوگ ہیں۔ اگر ہم سے کہیں کوئی کوتاہی یا لغزش ہو رہی ہے تو ہم فوراً رُکیں اور کہیں کہ ''ہم زندہ قوم ہیں'' ''پائندہ قوم ہیں''۔

۱۶۶ جو ہم پر مشکل پڑے تو رونا شروع کرتے ہیں۔ یہ بڑی ندامت کی بات ہے۔ ایک ننھا بیج اگر گھٹن اور سختیوں کا مقابلہ کر سکتا ہے تو ہمیں جان کے لالے کیوں پڑ جاتے ہیں۔

۱۶۹ حضور نبی اکرم ﷺ رحمت العالمین تھے، ہیں اور رہیں گے۔ انہیں یہ ٹائٹل بندوں نے نہیں دیا وہ انہیں کسی اور جگہ سے عطا ہوا ہے۔ اگر اس رحمت کا ہم ذرا سا ذرہ اپنے اندر گھلا لیں اور یہ تسلیم کر لیں کہ میں نے رحمت کا یہ ذرہ اس ریگستان سے چنا ہے جو انبیاء کے رہنے کی جگہ تھی تو پھر وہ ذرہ آپ کی بڑی مدد کر سکتا ہے۔

۱۸۱ جس کا نفس مطمئن، اس کے لئے راستے کھلے ہی کھلے ہوتے ہیں۔

۱۸۸ آپ اپنے ساتھ بیٹھنے کی بھی عادت ڈالیں۔ ہم سارا وقت لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ سارا وقت بولتے رہتے ہیں لیکن اپنے آپ کو وقت نہیں دے پاتے ہیں۔ آدمی کو اپنی ذات کے ساتھ بیٹھنے سے

Marfat.com

بہت کچھ عطا ہوتا ہے۔

آدمی کو اپنی ذات کے ساتھ بیٹھنے سے بہت کچھ عطا ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح سے جس طرح سے غارِ حرا میں حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھا کرتے تھے، خلوت میں، خاموشی میں اور اپنے اور اپنے خدا کے ساتھ ڈائریکٹ رابطہ کر کے۔

۱۹۷ خوش نصیب آدمی وہ ہے جو اپنے اندر خوف کے باوجود یقین محکم پیدا کرتا ہے۔

۱۹۸ اللہ نے اگر کہہ دیا ہے تو پھر اس پر اعتماد کر کے چلیں اور آپ کے لئے دروازے کھلتے چلیں جائیں گے۔ اگر سوچ میں پڑ گئے تو پھر نہیں۔

ایمان خدا کے کہے پر عمل کرتے جانے اور کوئی سوال نہ کرنے کا نام ہے۔

۱۹۸ اعتماد کی دنیا میں اترنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی شہ رگ کی بیٹھک اور شہ رگ کی ڈرائنگ روم کا کسی نہ کسی طرح آہستگی سے دروازہ کھولیں۔ اس کی چٹخنی اتاریں اور اس شہ رگ کی بیٹھک میں داخل ہو جائیں جہاں اللہ پہلے سے موجود ہے۔

۲۲۰ ہمارے اندر کا جو مخفی خزانہ ہے وہ بھی ہمت، جرأت اور قربانی کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر کی خوبیاں باہر لانے کی جہد کریں۔ اپنے وجود کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ کچھ وقت کے لئے دنیا کے مصائب والم کو بھول جائیں اور بالکل مثبت انداز میں سوچنا شروع کر دیں تو ہمارے خزانے باہر آنا شروع ہو جائیں اور ہمیں اپنی جس صلاحیت کا پتہ نہیں ہے اس کا پتہ چلنے لگے گا۔

۲۲۲ وہی چیز یا شے روشنی عطا کرتی ہے اور دوسروں کی فلاح کا کام کرتی ہے جو خود سے قربانی دیتی ہے۔

۲۲۷ مذہب اور عبادت ملتی جلتی چیزیں ہیں۔ عبادت مکمل خاموشی میں ہی مکمل ہے۔ عبادت کسی عمل کا نام نہیں بلکہ جب ذہن کسی عمل میں مبتلا نہ ہو، بالکل خالی ہو وہ وقت عبادت کا ہوتا ہے۔ عبادت کوئی عمل نہیں بلکہ ایک حالت کا نام ہے۔ کوئی ایسا لمحہ بھی آتا ہے جب انسان بغیر کسی شد و مد اور اہتمام کے اپنے معبود کے قریب تر آ جاتا ہے۔ جو مانگتا ہے پا لیتا ہے، جو جھولی پھیلاتا ہے اس کی جھولی بھر دی جاتی ہے لیکن اس شخص میں سپردگی کا حوصلہ ہونا چاہیے۔

Marfat.com

۲۳۷ اپنے اندر کچھ سمانے کا یارا ہونا چاہیے۔ دیکھو! اپنے آپ کو بھر کر مت رکھنا، خالی خالی رکھنا۔ برکھا اس گھڑے کو زیادہ بھرتی ہے جو خالی خالی ہوتا ہے اور جو برتن منہ تک بھرا ہوتا ہے، اسے نہیں۔

۲۳۹ تخلیق ہمیشہ محبت سے پھوٹتی ہے۔ اس کو محبت ہی پال پوس کر پروان چڑھاتی ہے۔ پھر یہ محبت ہی کی طرف قدم بڑھاتی ہے اور اس میں گم ہو جاتی ہے۔ محبت کا دروازہ ان لوگوں پر کھلتا ہے جو اپنی انا اور اپنے نفس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اپنی انا کو کسی کے سامنے پامال کر دینا مجازی عشق ہے، اپنی انا کو بہت سوں کے آگے پامال کر دینا عشق حقیقی ہے۔

محبت جنسی جذبے کا نام نہیں جو لوگ جنس کو محبت کا نام دیتے ہیں وہ ساری عمر محبت سے عاری رہتے ہیں۔ جنس تو محبت کا ایک مظہر گزراں ہے۔ جوں جوں محبت بڑھتی ہے جنس ختم ہوتی جاتی ہے۔ جو طاقت پہلے جنس میں نظر آتی تھی وہ صحبت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲۴۲ جس راہ سے بھی گزرو بادشاہوں کی طرح گزرو، شہنشاہوں کی طرح گزرو، دیتے جاؤ دیتے جاؤ غرض وغایت کے بغیر شرط شرائط کے بغیر۔

''محبت'' اس ایک لفظ میں انسان کے خدا تک پہنچنے کا راز پوشیدہ ہے اور اس ایک لفظ کے اندر ہی ساری کائنات ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ محبت تم اسی وقت کر سکو گے جب تم اندر سے خوش اور پُر باش ہو گے۔ محبت تو تمہاری روح ہے، تمہارے اندر کا اندر، اور تمہاری آتما کی آتما۔ اس کو تو دریافت کرنا پڑے گا۔ ڈھونڈنا پڑے گا۔ اس کی کھوج لگانی ہو گی۔ یہ عائد نہیں کی جاتی، اندر سے باہر لائی جاتی ہے۔

۲۴۳ اپنے کرب کو پہچاننا اور اس کا پورا ادراک رکھنا، اس بات کی علامت ہے کہ آپ نے اپنی بصیرت کے بیج کو اپنی روح کی سرزمین میں بو دیا ہے۔ اپنے کرب کیساتھ تعارف حاصل کرنا اور اس سے بھاگ نہ جانا اس زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

انا کبھی بھی اپنائیت سے، قربانی سے، مذہب سے، علم سے خوفزدہ نہیں ہوتی بلکہ ان سب کے لئے تن من کی بازی لگا دیتی ہے۔ انا اگر خوفزدہ ہے تو صرف محبت سے۔

Marfat.com

۲۴ شیخی خورہ متکبر اور بڑ ہانکو ہمیشہ احساس کمتری کا اور خوف کا شکار ہوتا ہے۔

۲۴ مؤثر عمل خاموشی سے پیدا ہوتا ہے اور کارگر پیش قدمی اپنے ہونے کے صحیح احساس سے پیدا ہوتی ہے۔

۲۵۰ معاشرہ افراد کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ افراد کی حاصل ضرب کا نام ہے۔

زندگی نہ اندر ہے اور نہ باہر، نہ مادہ ہے نہ روح۔ یہ اس سے عظیم تر ہے۔ اگر انسان اپنے اندر پر توجہ مرکوز کرتا ہے تو وہ اپنے محیط سے بے بہرہ ہو جاتا ہے اور اگر وہ صرف محیط پر نگاہ رکھتا ہے تو مرکز سے محروم ہو جاتا ہے۔ ایک محیط ایک مرکز کے بغیر کیسے ہو سکتا ہے۔ زندگی ان دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔

۲۵۲ جب آدمی انتخاب کرنے اور اختیار کرنے سے باہر نکل جاتا ہے۔ اس وقت تصور اور خیال بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے۔ اس وقت شعور اور جانکاری رہ جاتی ہے اور یہی زندگی کا جوہر ہے۔ اس طرح سچ سے بھی ملاقات اسی وقت ہوتی ہے جب آپ لفظوں سے باہر نکل جائیں۔

۲۵۸ محبت دلوں پر وہ کام کرتی ہے جو صابن جسم پر اور آنسو روح پر کرتے ہیں۔ محبت میں مبتلا شخص عام انسانوں سے زیادہ امن پسند اور صلح جو ہوتا ہے۔

۲۷۲ لذتیں وقتی اور ہنگامی ہوتی ہیں لیکن مسرتیں، شادمانیاں مستقل ہوتی ہیں۔ لذتوں کا جسم سے تعلق ہوتا ہے اور خوشیوں کا روح سے، شادمانی نفس اور وجود سے ہٹ کر ہوتی ہے۔

۲۷۵ جب خوش نصیب قوموں کو اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ملکوتی پیوند سے وابستہ کر دیتے ہیں، ان کی دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی سدھر جاتی ہے۔ پیوند لگتا ہے تو ان کا سلیبس تبدیل ہو جاتا ہے۔

۲۹۰ اس زندگی میں خوش شناسی اور خودنگری ہی سب سے بڑا عمل ہے۔ یہ نہ ہو تو انسان ایک مشین سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

۲۹۲ عظمت سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں اور آسانی ہی عظمت ہے۔

آزاد صرف وہ ہے جو اپنے self کی تلاش میں ہے اور بالکل آزاد وہ ہے جو اس کو پا جاتا ہے اور سمجھ

Marfat.com

جاتا ہے جب تک کسی انسان کو یہ ہی معلوم نہ ہو کہ وہ اصل میں کیا ہے اس وقت تک وہ کیسے آزادی حاصل کرسکتا ہے؟

۲۹۳ اپنی انا کو ترک کرنے اور اپنی انا سے جان چھڑانے کا ایک ہی سیدھا راستہ ہے کہ اپنی انا کے اندر چھلانگ لگادو اور اس کو پاتال تک ڈھونڈو۔ جونہی تم اس کے اندر چھلانگ لگاؤ گے تمہیں پتا چلے گا کہ اس کا تو کوئی وجود ہی نہیں تھا۔

۲۹۵ یہ ٹھیک ہے کہ تم ایک گلاب نہیں بن سکتے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر تم گلاب نہ بن سکو تو پھر ایک کانٹا بن جاؤ۔ جو شخص کانٹا نہیں بنتا وہ بالآخر گلاب بن جاتا ہے۔ جو شخص اپنے اندر ہی اندر گہرا چلا جاتا ہے وہی اوپر کو اٹھتا اور وہی رفعت حاصل کرتا ہے۔

۳۰۵ صلاحیت، نالائقی اور نااہلی سے بہتر ہے لیکن سارے دعووں سے دستکش ہو جانا صلاحیت سے بھی برتر ہے۔

۳۰۷ خدمت ایک ایسی چیز ہے جو انا کی دیواریں گرا دیتی ہے اور انسان کو اس کے باطن سے ہم کلام کر دیتی ہے۔ ہماری دعا ہونی چاہیے کہ ''اے اللہ! میں نہ تو دنیاوی لذتیں حاصل کرنے کا آرزومند ہوں اور نہ ہی روحانی سربلندیوں کو پانے کا خواہشمند ہوں، مجھے ان دونوں کی بجائے سپردگی اور عبدیت کی دولت چاہیے۔

۳۰۷ اس زندگی میں کوئی ''نہیں'' نہیں ہونی چاہیے۔

۳۰۸ بیکار اور فضول چیزوں کا علم حاصل کرتے رہنا، اپنے آپ کو پریشان کرنا اور ارفع درجات کے حصول سے محروم رکھنا ہے۔

عمل، علم کے لئے ایندھن کا کام دیتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ علم کا الاؤ روشن رہے تو اس میں عمل کا تیل ڈالتے رہیں۔ ایسا نہ ہوا تو اس کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔

۳۱۱ اللہ سے یہ دعا کرنی چاہیے کہ ''اے اللہ! ہمیں علم وعرفان سے کلی واقفیت حاصل نہ کرسکنے کے غم میں مبتلا نہ رکھ۔ ہمیں تیری ذات پر ایمان لانے کے لئے کسی بڑی دانش کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

سچائی بالکل سیدھی اور سادہ ہوتی ہے لیکن اس میں بلا کی گہرائی ہوتی ہے۔ پیچیدگیاں یا تو ہماری طرف سے آتی ہیں یا شیطان کی طرف سے۔

اگر خوش رہنا ہے تو نکتہ چینی کو چھوڑ دیں۔ ایک دن ہم کو اسی معیار سے جانچا جائے گا جو معیار ہمارے لئے طے کر دیا گیا ہے۔ جب آپ کسی کی طرف انگلی اٹھاتے ہیں تو تین انگلیاں خود بخود آپکی طرف اٹھ جاتی ہیں۔

اشفاق احمد

سفر در سفر

۲۰ جہاں کمیونیکیشن نہ ہو، وہاں محبت کس طرح ہو سکتی ہے؟

۴۲ منزل بھی کیا محبوب ہے کہ جب قریب آجاتی ہے تو محبت کرنے والے ایک دوسرے کے رقیب بن جاتے ہیں۔

۶۳ جب انسانوں کے درمیان جسم کی محبت ہو، تو وہ ایک دوسرے کی طرف مقناطیس کی طرح کھنچنے لگتے ہیں۔ جب ان میں آگہی اور دانش کی قدر مشترک ہو تو وہ لمبی سیروں، لمبے راستوں اور لمبے سفر کے ساتھی بن جاتے ہیں اور جب ان کی محبت پر روحانیت کا ابر اُتر آئے، تو وہ بستروں کے انبار میں دو معصوم بچوں کی طرح ٹانسے کی ایسی چادریں بن جاتے ہیں جس سے ان کی رہائی مشکل ہو جاتی ہے۔

۷۶ آگے چلنا، آگے بڑھنا اور مسلسل چلتے رہنا الوالعزم لوگوں کا کام ہے۔ ہر وقت منزل پر نگاہ رکھنی اور جدوجہد کے ساتھ زندہ رہنا زندہ لوگوں اور زندہ قوموں کا کام ہے۔ جو پیچھے رہ جاتا ہے وہ پس جاتا ہے۔

۷۹ جب سمجھوتا ہو جاتا ہے، تو آدمی سکھی ہو جاتا ہے۔

ماننے کے لئے جاننا ضروری نہیں۔

سناٹا اور خاموشی بڑا عذاب ہے۔

Marfat.com

۸۸ مخلوق اللہ سے دور رہنا رہبانیت ہے اور اللہ کی مخلوق میں اللہ کے لئے رہنا، یہ پاکی ہے اور دین ہے

۸۹ جو فرمان کو سن لیتا ہے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے کیونکہ جو سن لیتا ہے اس پر کرنے کا مقام آ جاتا ہے پہلے سننا ہے، اس کے بعد کرنا اور اس کے بعد جاننا ہے۔

۹۰ صاحبِ حال وہ ہوتا ہے جو حال پر گزر رہا ہو۔ نہ ماضی کی یاد میں مبتلا ہو، نہ مستقبل سے خوفزدہ۔

۹۵ طلب جب صادق ہو جاتی ہے تو بھول بن جاتی ہے۔ طالب کو اپنا پرایا، دوست دشمن، گردوپیش، خود اپنا وجود، کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ بس ایک طلب کی بھنبھیری سی گھومتی رہتی ہے، باقی سب کچھ لا ہو جاتا ہے۔

۱۲۳ جو بات سمجھتا ہو ہمیشہ نگاہیں اسی کی طرف کر کے بات کی جاتی ہے۔

ممتاز مفتی

تلاش

۲۴ احترام ایک دیوار ہے جو محترم اور احترام کرنے والے کے درمیان کھڑی ہو جاتی ہے۔ جو قرب پیدا نہیں ہونے دیتی۔

عظیم انسان وہ ہوتا ہے جو انسان ہو، اعلیٰ کردار کا مالک ہو۔

۲۹ جہاں دکھ نہیں وہاں سکھ نہیں ہو سکتا۔ دکھ اور سکھ دو الگ چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔

۳۹ اگر تم کسی پر اثر ڈالنا چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بات توجہ سے سنے، کانوں سے نہیں بلکہ دل کے کانوں سے، تو تم پر لازم ہے کہ پہلے تم ویسے بن جاؤ جیسے وہ لوگ ہیں جن پر تم نے اثر ڈالنا ہے۔

۴۱ سیانے کہتے ہیں کہ بات کہہ دینا ہی کافی نہیں۔ جب تک بات پہنچے گی نہیں بات نہیں بنے گی۔

۴۲ بات صرف وہ شخص کر سکتا ہے جو مساوات کا قائل ہے۔

۴۹ دورِ جدید ایک دھارا ہے اور دھارے کو کبھی روکا نہیں جا سکتا۔ البتہ اس کا رُخ بدلا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

۵۱ شیطان بہکا سکتا ہے۔ وہ مخلوق کا رنگ بدلنے پر قادر نہیں۔

۶۵ اللہ برانچ لائن نہیں ہے۔ اللہ تو بہت بڑا جنکشن ہے۔ کئی ایک راستے وہاں پہنچتے ہیں۔ کئی ایک لائنیں آتی ہیں۔ عقل کی لائن بھی پہنچتی ہے، وجدان کی بھی۔

۷۵ جان لینے میں بڑا سکھ ہے۔ جاننے کے حوالے سے دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں:

- وہ جو جانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں۔
- دوسرے وہ جو جانتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ جانتے ہیں۔
- تیسرے وہ جو نہیں جانتے اور جانتے ہیں کہ نہیں جانتے۔
- چوتھے وہ جو نہیں جانتے اور نہیں جانتے کہ وہ نہیں جانتے۔

۸۱ حکم، دلیل اور مصلحت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

۹۱ دنیاوی علوم حاصل کئے بغیر دینی علم یوں ہے جیسے بن پہیوں کے گاڑی ہو۔

سیانے کہتے ہیں کہ لفظ خالی برتن ہوتے ہیں۔ ان میں مفہوم ہم ڈالتے ہیں۔ لفظ ایک ہوتا ہے، ہر شخص کا مفہوم مختلف ہوتا ہے۔

۱۱۱ سیانے کہتے ہیں کہ لوگو! دو تکبروں سے بچنا ایک علم کا تکبر دوسرا نیکی کا تکبر۔

۱۲۳ قدرت اللہ نے کہا: سب سے افضل عبادت ''Identification with Muhammad'' ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیو۔

۱۳۷ پروفیسر جدون کہا کرتا تھا کہ اللہ ایک سرہانہ ہے جس پر سر رکھ دو تو تم ان پریشانیوں اور ڈب جھلکوں سے آزاد ہو جاتے ہو۔

۱۵۰ قرآن نے کہا علم تین قسم کا ہے۔ ایک وہ جس کا مشاہدہ کیا ہو جو دوسروں پر بیتا ہو، دوسرا وہ جو خود پر بیتا ہو اور تیسرا وہ جو تجربے سے سمجھا ہو۔

۱۵۱ دین علم نہیں ہوتا بلکہ عمل ہوتا ہے۔

۱۷۷ بات کو چھپاؤ نہیں چھپی ہوئی باتوں کو لوگ ڈھونڈ لیتے ہیں۔ سامنے دھری کی طرف کوئی دھیان نہیں

Marfat.com

دیتا۔ چھپانا مقصود ہوتو سامنے دھرو۔

۱۸۹ جینے کے لئے خود سے راضی رہنا بڑا ضروری ہے۔

اوریا مقبول جان

حرفِ راز

☆ مجھے مشورہ دینے والے بہت ہیں، میرے خیر خواہ میرا دامن روز تھام لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک میرا رزق بادشاہ وقت کی خیرات ہے۔ ان کی دانست میں میرے بچوں کا مستقبل اس کتاب میں درج ہے جو حکمرانوں کے قلم سے لکھی جاتی ہے۔ ان کی نظر میں زندگی کی سانسیں، عزت، احترام، سہولتیں سب اس نوکری اور سرکار کی مرہونِ منت ہیں لیکن معلوم نہیں کیوں جب میں رات کی تنہائی میں اپنے رب کے سامنے سربسجود ہوتا ہوں تو اس واحد ورحیم وکریم کی چوکھٹ کے آگے یہ سارے مشورے، ساری خیر خواہیاں ہیچ لگنے لگتی ہیں۔ پر کاہ کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ایسے میں میرا درد میرا سہارا اور کلمۂ حق پر ایمان میرا آسرا بن جاتا ہے۔ پھر قلم کو کوئی دلاسا کوئی تسلی، کوئی مشورہ یاد نہیں رہتا۔

۱۸ کتنے بدنصیب تھے وہ لوگ جن کے قلم نے ایسے فیصلے لکھے، جو بادشاہوں، آمروں اور فرعونوں کی خواہش کی تکمیل کرتے تھے، لیکن تاریخ نے انہیں اس قابل بھی نہ سمجھا کہ ان کا نام نفرت وحقارت کے طور پر ہی محفوظ کرلیا جائے۔

۲۷ ہم تو اللہ کے سامنے جاتے ہوئے اتنا بھی خوف نہیں کھاتے جتنا ایک پٹواری یا تھانیدار کے سامنے جاتے ہوئے کھاتے ہیں۔ ہم انگلش میڈیم میں چار جماعت پڑھ لیں تو ہمیں اس وقت تک سکون حاصل نہیں ہوتا جب تک Hi، Oh God، Good Luck نہ کہہ لیں۔ میں آنسوؤں سے رو رہا تھا اور داؤد مجھ سے متاثر ہو رہا تھا کہ میں اللہ کے خوف اور خشیت سے رو رہا ہوں۔ حالانکہ میں تو اپنے ایمان کی کمزوری، اپنے عمل کی کمتری اور اپنی شرمندگی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ صحیح تھا۔ تھانیدار، پٹواری، وزیر، چیف سیکریٹری، وزیر اعلیٰ، گورنر اور ایسے کئی زندہ خداؤں کے سامنے خوف سے کانپنے والے میرے جیسے مسلمان ایک ان دیکھے اللہ کے سامنے کیسے خوف سے کانپ سکتے ہیں۔

Marfat.com

۳۰ جن قوموں کے قانون قابل اور لائق ماتحتوں کو دبانے، علم کا تمسخر اڑانے اور اقتدار کی ریشہ دوانیوں میں سازش کے اردگرد گھومنے لگ جائیں وہاں ہلاکو کے آتے دیر نہیں لگا کرتی۔

۳۴ لوگ اپنی تضحیک، اپنی ذلت، اپنی رسوائی اور اپنی بے بسی ایک حد تک برداشت کرتے ہیں۔ پھر انہیں خول توڑنے سے کوئی نہیں روک سکتا، لیکن یہ بات طے ہے کہ کسی آمر کو کبھی بھی یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ برداشت اور صبر کی حد کہاں ختم ہوتی ہے۔

۳۶ ایک رعشہ زدہ غیرت مند شخص ایک پوری صحت مند لیکن شرمندہ قوم سے زیادہ قابل فخر اور قابل احترام ہے۔

۴۶ ہماری انا کے بت اتنے بڑے ہیں کہ ہم انہیں لوگوں کو دکھائے بغیر چین سے نہیں بیٹھتے۔ گاڑی پہ کالے شیشے لگائیں، لال سرخ بتی نصب کریں، سپیڈ بریکر بنائیں، دروازے کے آگے ''No Horn'' کا بورڈ یا رکاوٹ کھڑی کر کے راستہ روکیں۔ نظر تو آئے ہمارا تفاخر، ہماری انا، ہمارا اسکیورٹی کا احساس۔ میں سوچتا تھا کہ جب ہم سب لوگ یہ دنیا چھوڑ رہے ہوتے ہیں تو سب اسی طرح ایک سادہ سی چارپائی پر بے حس پڑے ہوتے ہیں۔ ہارن بجتے رہیں، لوگ آ کر ہمارے منہ سے کپڑا اٹھاتے، ڈالتے رہیں، ہمارے کانوں کے سامنے زور زور سے روتے چلاتے رہیں، ہم کسی محافظ کو اشارہ بھی نہیں کر سکتے کہ یہ سب بکواس بند کراؤ۔ بادشاہ وگدا سب ایک ہی حال میں ہوتے ہیں۔

۴۹ کیا ہمارے لباس، ہماری زیب و زینت تکبر سے پُر نہیں ہے۔ ہمیں گھومنے والی کرسیوں پر ٹیڑھا منہ کر کے بولنے میں مزا آتا ہے۔ ہمارے دروازوں پر سائل چٹ بھیج کر انتظار کرتا رہے تو ہمیں اچھا لگتا ہے۔ ہم باہر نکلیں تو سائرن کی آواز اگر ہمارے لئے راستہ نہ بنائے تو ہم لوگوں کا جینا دُوبھر کر دیتے ہیں۔ ہم لوگ عبادتوں اور ریاضتوں کے لئے لوگوں کو بلانے نکلتے ہیں لیکن کیا کبھی محلہ میں یا پڑوس میں کسی پڑوسی کی بھوک مٹانے اس کے دکھ بانٹنے کے لئے جماعت کی صورت باہر آئے۔

۵۵ جب آدمی خودکشی کا فیصلہ کرتا ہے، اپنی جان دینے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ اعتماد کی انتہا پر ہوتا ہے، Confidence کی معراج پر ہوتا ہے۔ ایسا اعتماد اگر اسے عام حالات میں مل جائے تو وہ پہاڑ کا

Marfat.com

سینہ چیر دے، دریاؤں کا رُخ موڑ دے۔ چند لمحوں کے لئے سوچئے اگر کسی ایک خودکشی کرنے والے نے یہ فیصلہ کر لیا کہ میں اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھی ساتھ لے کر مروں گا جس کے ایک وقت کے کھانے سے دس بھوکوں کا پیٹ بھر سکتا تھا تو پھر کیا ہوگا۔ کیا محشر کے دن حساب دینے سے نہ ڈرنے والے اس دن سے بھی نہیں ڈرتے۔

۷۰ لیکن یہ میرے پروردگار عالم کا دستور ہے کہ جو بستیاں بھوک سے مرنے والوں کی موت پر پُرسکون نیند سو جاتی ہیں اور یہ گمان کر لیتی ہے کہ ان کے گندم کے ذخیرے ان کی باقی عمر کے لئے کافی ہیں اور ان کا سونا چاندی آئندہ نسلوں کے مستقبل کو روشن بنائے گا۔ ان کو صرف چند سالوں میں قحط سالی میں ملنے والی امداد کی لائن میں ضرور کھڑا کر دیتا ہے۔

۷۳ قومیں جب اپنی اقدار، روایات اور اخلاق کے بیج تلف کر دیتی ہیں اور سائنسی اخلاقیات درآمد کرنے لگتی ہیں تو پھر انہیں بے راہروی، جنسی تشدد، فحاشی، خاندان کی ٹوٹ پھوٹ، عریانی اور ایڈز جیسی امریکن سنڈیوں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ گندم کے کیڑے اور کپاس کی سنڈی تو جراثیم کش ادویات سے مر جاتی ہے لیکن یہ سنڈیاں تو لحہ بہ لحہ پروان چڑھتی رہتی ہیں۔

۸۹ ٹڈی دَل جب فصلوں پر حملہ کرے تو پورا علاقہ اسے مارنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ جہازوں سے اسپرے ہوتے ہیں تاکہ فصل بچ جائے لیکن کیا معصومیت ہے کہ ہم اپنے اخلاق، روایات اور اقدار میں گندھی انسانوں کی فصل پر یا تو اس ٹڈی دل کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں یا خود اس کے دیس میں جا بسنے کی آرزو رکھتے ہیں۔

۹۲ جب لوگوں کو نئے دنوں کی خوشبو محسوس ہونے لگے، دور سے ہی سہی آنے والے وقت کی روشنیاں نظر آنے لگیں، طوفان میں گھرے جہاز کو ساحل کی لائٹ ہاؤس کی بتی نظر آ جائے تو وہ ملاح نہیں بدلتے بلکہ جو اس ملاح کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اسے سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔

۱۰۴ بھلا ایسی قوم اپنی شکست، بے حرمتی اور پامالی کا بدلہ خود کیسے لے سکتی ہے جس کے رگ و پے میں فاتح سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔

۱۱۹ جو چیز عوام کا خواب نہ ہو وہ دیرپا نہیں ہوتی۔

Marfat.com

۱۲۴ ہمارے بھی فیصلے عجب ہیں۔ سالوں سے موچی کی دکان پر کام کرنے والے کی جگہ ایسے آدمی کو بٹھا دیتے ہیں جسے نہ تو پاؤں کی نزاکتوں کا پتہ ہوتا ہے نہ اس کے آرام کا اندازہ اور نہ ہی اسے اس کی سلائی سے آشنائی ہوتی ہے اور پھر سوچتے رہتے ہیں کہ ہر نیا جوتا ہمیں کاٹتا کیوں ہے، ہمارے پاؤں کیوں دکھتے ہیں، ہماری چال کیوں ہر وقت ٹیڑھی رہتی ہے۔

۱۳۴ لیکن پتہ نہیں کیوں میری شرمندگی، میری ذلت، میری ندامت ختم ہونے کو نہیں آتی۔ 14200 اعلیٰ نسل کے گورے مسلمان ہوتے ہیں تو بکنگھم پیلس میں جمعہ کے اوقات میں چھٹی ہو جاتی ہے اور جہاں ایوان صدر اور وزرائے اعظم اور اسمبلیاں مسلمانوں سے بھری پڑی ہیں وہاں جمعہ کی چھٹی پر یہ کہہ کر طنز کیا جاتا ہے کہ ہم پسماندہ کہلائیں گے، ہمارے رازق ہم سے روٹھ جائیں گے۔ ہم کاروبار میں گھاٹے کا سودا نہیں کر

سکتے۔ یہ تو میرے رب کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہے دنیا کی حرص و ہوس کا سودا دے دے اور جسے چاہے آخرت کے نفع کی پوٹلی پکڑا دے۔

۱۳۵ اے اللہ، میرے ملک کے رہنے والے آسائشوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ ان کی آبرو کی حفاظت کرنا۔ اے پروردگار عالم، اے شہنشاہ کون و مکاں۔

۱۳۸ لیکن حیرت ہے کہ ہسپتال میں مہنگے علاج کی طاقت نہ رکھنے والے خاندان کے کسی فرد کے لب پہ یہ لفظ نہیں آیا کہ ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ بیش قیمت فیس کی وجہ سے اپنے ذہین بیٹے کو تعلیم سے محروم رکھنے والے باپ کی زبان پر یہ فقرہ نہ اترا کہ ہمارا مستقبل مخدوش ہے۔ اس لئے کہ ان کا ٹھکانہ، آسرا اور سہارا یہ ملک ہے۔ وہ حالات خراب ہوں تو ملک چھوڑ کر نہیں جاتے اور حالات بہتر ہونے پر واپس نہیں آتے۔ ان کے لئے باہر ملک میں کوئی ذاتی پناہ گاہ، کوئی گھر، فلیٹ یا لندن کا اردو مرکز نہیں ہے۔ ان کا جینا ان کا مرنا اسی سرزمین سے وابستہ ہے اور انہی کے آنسوؤں سے لبریز دعاؤں کے صلے میں یہ ملک زندہ سلامت اور آباد ہے۔

۱۴۱ تاریخ شاہد ہے کہ قومیں اپنے آپ سے عشق کرنے سے سنورتی ہیں، ابھرتی ہیں، نکھرتی ہیں۔

۱۵۱ جہاں عدل نہیں وہاں خوف ہی خوف ہے، ڈر ہی ڈر ہے، موت کا ڈر، بدتمیزی کا ڈر، حق بات کا ڈر،

Marfat.com

تخریب کاری کا ڈر۔

185 حیرت ہے کہ انگریز حکومت کرنے کے لئے، انصاف پہنچانے کے لئے، لوگوں کے مسائل سمجھنے کے لئے انگریزوں کو اردو، پشتو، سندھی، بلوچی اور پنجابی سکھاتا تھا اور ہم پشتونوں، سندھیوں، پنجابیوں اور بلوچوں کو انگریزی سکھاتے ہیں کہ کہیں عام آدمی ان کی بات نہ سمجھ سکے، ان کو آسمانی دیوتا سمجھتا رہے، خدائی مخلوق گردان کر خوف کھاتا رہے۔

194 کیا کبھی کسی نے سوچا کہ آزادی نسواں کے خواب میں ہم جس مرد کو راستے کا پتھر سمجھ کر ہٹانا چاہتے ہیں یہ دہلیز کا وہ دروازہ ہے کہ اگر اکھاڑ دیا جائے تو گھر ایسے بے در ہو جاتے ہیں کہ ان میں آندھیاں طوفان اور بلائیں رستہ بنالیتی ہیں۔

197 سچ بولنے کے لئے خوف کا دریا عبور کرنا پڑتا ہے۔

200 مکھی جب کسی کتے سے جنگ کا ارداہ کوتی ہے تو اسے اس کا علم ہوتا ہے کہ کتے کا جسم اور اس کی طاقت اس سے ہزاروں گنا زیادہ ہے۔ اس لئے وہ کبھی اس کے کان پر کاٹتی ہے اور جب وہ کان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دم پر جا کاٹتی ہے۔ دم سے اٹھتی ہے تو پیٹ پر، پیٹ سے اڑتی ہے تو پشت پر اور یوں کتا جھنجھلاہٹ میں خود کو کاٹتے کاٹتے یا تو مر جاتا ہے یا پاگل ہو جاتا ہے۔

212 دراصل ہم میں سے ہر ایک کے اندر ایک چھوٹا سا متکبر شخص چھپا ہوا ہے جو کمزور پر اکڑتا ہے اور اپنے سے بڑے متکبر سے جھڑکیاں کھاتا ہے۔

243 ملکوں میں لیڈر سول سروس اکیڈمی یا ڈیفنس کالج سے جنم نہیں لیتے۔ لوگوں کی کوکھ سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ انہیں محبت ہوتی ہے اس کوکھ سے جس سے وہ جنم لیں۔ وہ ان کے خوابوں کو سجانے کی جدوجہد میں لگے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں لوگ دھکے دے کر نہیں نکالتے۔

246 جس ٹائی کو ہم صلیب کی علامت کہتے ہیں وہ پاپائے روم یعنی پوپ کے لباس میں شامل ہی نہیں اور جس حجاب کو ہم مسلمانوں کی علامت اور فخر سمجھتے ہیں وہ چرچ کی ساری راہبائیں پہنتی ہیں۔ قوموں اور علاقوں کے لباس پر جنگیں اس لئے کروائی جاتی ہیں کہ نفرت کے گھپ اندھیرے میں لوگ اصل

Marfat.com

جنگ کا میدان بھول جائیں۔

۲۴۴ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس ساری جنگ میں بھول جاتے ہیں کہ فائر کہاں ہو رہا ہے اور ریت کی بوریاں کدھر رکھنی ہیں اور مورچے کہاں بنانے ہیں۔ مہاتیر محمد انگریزی لباس پہنتا ہے لیکن پورا مغرب اسے اپنا دشمن سمجھتا ہے اور کتنے ایسے مسلمان حکمران ہیں جو جبہ و دستار اور عبا بھی پہنتے ہیں، لیکن مغرب انہیں دوست کہتا ہے کیونکہ مغرب مسلمان کو لباس سے نہیں اس کی سوچ اور اس کے عمل سے پہچانتا ہے اور پھر دشمن ہو جاتا ہے۔ ہم وہ میدان جنگ اختیار کر لیتے ہیں جہاں ہمیں شکست ہو سکتی ہے اور اس میدان سے دور بھاگتے ہیں جس میں کودنے سے مغرب خوفزدہ ہوتا ہے۔

۲۶۴ بسنت اصل میں گستاخ رسول حقیقت رائے دھرمی کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی اور منافرت پھیلانے کے جرم میں پھانسی کی سزا کے روز یعنی بسنت پنچمی کے دن پھانسی دی گئی تھی اور پھر اسی روز ہندوؤں اور سکھوں کے جتھے شہر میں پھیل گئے اور مسلمانوں کا قتل عام کیا اور پھر اسی دن کی یاد میں حقیقت رائے دھرمی کے میلے پر اس کی سمادھی جو آج بھی لاہور میں ہے اس پر ہندو اور سکھ بسنت پنچمی پر پتنگیں اڑایا کرتے تھے۔ آج یہ سمادھی تو ویران ہو چکی ہے اور لاہور میں شاید ہی کوئی اس طرف رخ کرتا ہو لیکن پورا لاہور حقیقت رائے دھرمی کی سمادھی بن چکا ہے۔ وہ لاہور جو غازی علم دین جیسے عاشق رسولؐ کی آخری آرام گاہ ہے وہاں گستاخ رسولؐ کے شیدائیوں کی سنت پر عمل ہوتا ہے۔ کس امت کی امین یہ قوم اب کس نسبت سے محبت کرتی ہے۔

۳۰۵ جب میں سرکار دو عالم ﷺ کی یہ حدیث پڑھتا ہوں کہ پوری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے تو سوچتا ہوں کہ اس کنبے کے افراد ایک دوسرے کی بھوک مٹانے کی بجائے اس کو بھوک تحفے میں کیوں دیتے ہیں؟ جب میرا رب پکار پکار کر کہتا ہے ''اللہ نے بڑائی دی رزق میں بعض کو بعض پر۔ سو جن کو بڑائی دی گئی وہ ان کو رزق کیوں نہیں لوٹا دیتے جو کمتر ہیں تاکہ رزق میں سب برابر ہو جائیں۔ کیا وہ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہیں؟ کون ہے جو قرآن کی ایسی آیت کو سامنے رکھتے ہوئے کہے کہ میں نے ایک مظلوم، بے بس اور مزدور کو اتنا دے دیا کہ وہ میرے برابر آ گیا۔ کون ہے جو یہ دعویٰ کر سکے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا انکار

Marfat.com

نہیں کر رہا۔

لیکن اس بے حس اور منافع خور معاشرے میں مجھے حیرت اس بات پر ہوتی ہے جب پورے سال میں وہ اس مقدس مہینے کا انتظار کرتے ہیں تاکہ دولت کی آگ سے ان کے پیٹ کے ایندھن بھر سکیں اور میرا رسولؐ ان کے لئے اعلان فرماتا ہے، جس نے چالیس دن تک غلہ بند کیا اور اس کے مہنگا ہونے کا انتظار کرتا رہا، وہ اللہ سے بیزار ہوا اور اللہ اس سے بیزار ہو گیا۔ پھر فرمایا، جس نے چالیس دن تک غلہ بند کیا پھر اگر وہ اس سے صدقہ بھی کرے تو اس کا کفارہ نہیں یعنی اس کو اجر نہیں ملے گا۔ ایک اور جگہ فرمایا، ہم نے سوداگر کو رزق دیا اور جو اسے روک کر رکھتا ہے وہ ملعون ہے، یعنی اس پر اللہ کا رسولؐ لعنت بھیج رہا ہے۔ ایسے تاجر کے لئے جو غلہ کو بند کر کے فروخت کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کرتا ہے۔

کیپٹن ریاض انجم

مخلصہ

۴۰ حقائق اگرچہ تلخ ہوتے ہیں لیکن جینے کا ڈھنگ سکھاتے ہیں۔

۴۲ کچھ لوگ زندگی گزارتے ہیں اور کچھ لوگوں کو زندگی گزارتی ہے۔

۴۳ یہ تو انسانی فطرت ہے کہ جدھر سے ذرا توجہ ملتی ہے اسی طرف جھک جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جھکنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی جھکتے ہوئے بھی اپنی شان قائم رکھنا چاہتا ہے اور کوئی دائیں بائیں دیکھے بغیر سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔

۴۵ کوئی کام بھی جس میں انسان کی اپنی کسی خواہش کی ذرا سی تسکین ہوتی ہو اس کی تکمیل کے لئے جائز و ناجائز قدم اٹھالیتا ہے۔

۵۳ ایک انسان غلطی کرتا ہے اسے اس کی غلطی کا احساس دلایا جاتا ہے تو پھر الفاظ خواہ کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں اور لہجہ کتنا ہی کرخت کیوں نہ ہو اسے بُرا نہیں لگتا کہ جرم اپنا ہی ہوتا ہے۔

Marfat.com

۵۵ بعض اوقات اپنی خواہشات اور دوسروں کی توقعات، حالات کے بوجھ تلے دب کر یا تو مرجاتی ہیں یا وقتی طور پر ختم ہو جاتی ہیں۔

۵۸ عظیم اور باشعور انسان اندر سے ٹوٹ کر خواہ ریزہ ریزہ ہی کیوں نہ ہو جائیں کبھی اپنے رِستے زخموں کیلئے مرہم نہیں مانگا کرتے تاوقتیکہ کوئی مسیحا خود ہی درماں نہ کر دے۔

''شدتِ کرب'' انسان سے قوتِ گفتار چھین لیا کرتی ہے۔

۶۳ عقل کا تقاضا محض خیالات نہیں ہوا کرتے۔

۶۴ انسان کی حیثیت سے منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے کبھی کبھی گہری سوچ میں غرق ہوا جا سکتا ہے لیکن ایسے نہیں کہ زندگی سوچ کے گرداب میں پھنس کر رہ جائے۔ سوچ اور عمل میں توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

کیپٹن ریاض انجم

شہادت گہہِ اُلفت

۲۴ جب کسی کام کا آغاز کیا جاتا ہے تو مختلف قسم کے وسوسے دل میں جگہ پا لینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن باہمت لوگ ان وسوسوں اور انجانے خوفوں کو جھٹک کر ایک نعرۂ مستانہ لگاتے ہوئے آغازِ کار کر دیتے ہیں۔

۲۸ ماضی ہمیشہ سہانا اور خوشگوار لگتا ہے شاید اس لئے بھی کہ انسانی فطرت ماضی کی تلخیوں کو بھلا دینے میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہے۔

۴۰ کہستانی لوگ درست کہتے ہیں کہ پہاڑی کی ڈھلوان پر قدم آہستہ آہستہ اور سنبھل سنبھل کر رکھنے چاہئیں، بالکل اسی طرح ایک کامیاب زندگی گزارنے کے لئے بھی انسان کو محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ زیست کی راہوں میں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے اور حیات کے نشیب و فراز اور مریشڑ و کجدار میں سنبھل سنبھل کر چلنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ انسانی رویہ میں موچ آجائے، کجی آجائے اور معاشرے میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

۴۴ اپنی عملی زندگی میں بھی ہمیں ایسے انسانوں سے پالا پڑتا ہے جو بظاہر خاموش، کم گو، کم آمیز اور زاہد خشک معلوم پڑتے ہیں لیکن ان کے من میں ہزاروں آرزوئیں، تمنائیں اور خواہشیں مچل رہی ہوتی ہیں۔ ان کی بظاہر پُرسکون زندگی سے ان کے اندر کی بلاخیزیوں کا اندازہ نہیں ہوتا۔ اُن کے من میں جھانک کر دیکھنے اور غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ خاموش سطح کے نیچے کس قدر طغیانی ہے۔

۴۵ زندگی کے بہاؤ میں لاکھوں رکاوٹیں آئیں، مشکلات کی بڑی بڑی چٹانیں راہِ حیات میں سینہ تانے کھڑی ہوں، ہمیں دریا کے پانی کے بہاؤ کی طرح ان رکاوٹوں اور مشکلات کو کندھا مار کر آگے گزر جانا چاہیے، ان سے الجھ کر اپنے سفر کو کھوٹا نہ کرنا چاہیے، اپنے دامن کو تارتار نہ کرنا چاہیے۔ ان سے زحمت کشِ پیکار نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہ تو جامد ہیں، بے حس ہیں اور انسانی زندگی تو متحرک ہے، حساس ہے، حرکت کرتے اور چلتے رہنے کا نام زندگی ہے۔

۵۰ پانی کی لہریں اُن پتھروں سے ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر پھوڑ رہی تھیں۔ میں سوچ رہا تھا یہ پتھر بھی ایک جری اور بہادر مجاہد کی طرح ہیں، جو میدانِ جنگ کے درمیان دُشمنوں کے نرغے میں ہو لیکن وہاں سے بھاگ جانا یا اپنا مورچہ چھوڑ جانا اس کی غیرت مند طبیعت کو گوارہ نہ ہو۔

۵۳ طلبِ فضول سے پرہیز کا نام زہد و قناعت ہے اور بطون و فروج کی غلط خواہشات سے محفوظ رہنے کو عفت کہا جاتا ہے۔

۵۴ جن کے من اُجلے ہوں اُن کے جسم بھی شیشے کی مانند آبدار ہوتے ہیں اور وہ گلاب کے پھول کی مانند ہوتے ہیں کہ جو کوئی اُن سے چھوئے اس کو ملائمت کا لطف آئے، ان کے قلب و نظر خوشبو سے مہک اٹھیں۔

۵۹ پتھر کے صنم اور انسانی دیوتا جھوٹے، کمزور اور بے بس ہوتے ہیں۔ زندگی کی پُرخار اور دشوار گزار راہوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں جو نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔

۶۲ معاشرے سے کنارہ کشی خودکشی کے مترادف ہے۔ گوشہ نشینی اور عزلت گزینی زندگی سے فرار ہے اور زندگی سے فرار موت کا دوسرا نام ہے۔ فرار سے زندگی کی حرارت، حرکت، تپش اور سوزِ دروں ختم ہو

Marfat.com

جاتے ہیں۔

خیال آیا، دریائی لہروں کی طرح ہمیں بھی حیاتِ انسانی کے دریا میں اپنی انفرادیت قائم رکھنی چاہیے لیکن زندگی کے معاشرتی دریا سے اُچھل کر باہر نہیں نکل جانا چاہیے کہ دریا کی موج بھی اسی وقت تک اپنا وجود اور اپنا تشخص قائم رکھ سکتی ہے جب تک کہ وہ دریا کے اندر ہے۔

۶۵ عرض کیا دہر میں آسودگی نہیں ملتی آس اور امید کے دیئے بجھ چکے ہیں۔ فرمانے لگے امید کا دامن ہاتھ سے مت جانے دو، آس کے دیپ جلائے رکھو، آسودگی مل جائے گی۔

کیپٹن ریاض انجم
خیالِ سحر گاہی (زیرِ طبع)

☆ کس قدر تیرہ بخت ہے وہ لمحہ جب کسی گلچیں کا دستِ ستم کسی غنچہ نورُستہ کو مَسل دے۔۔۔ غُنچہ تو چٹکنے، مہکنے اور مہکانے کے لیئے جنم لیتا ہے، مَسلے جانے کے لیئے نہیں۔

☆ اگر تم چاہت کے سفر میں ہو اور ہنوز راہ گزر پہ ہو تو۔۔۔ آشاؤں کی طویل راہوں سے گزرنے کے بعد گذشتہ و آئندہ مسافتوں کی بات کرنا۔

☆ نیکی اور حُسن میں اگر اشعاعیت اور شوخی نہ ہو تو۔۔۔ اِن میں اور اُس خوبصورت پتھر میں کیا فرق ہے جو انسانوں کی بستی سے دُور کسی ویرانے میں پڑا ہوا ہو۔

☆ عابد اور معبود، مُحِب اور محبوب کی دو ملاقاتوں کے درمیانی وقفہ کو کیا کہتے ہیں؟! انتظار؟! اُداسی؟! اذیت؟! کسک؟! کرب؟! خلش؟! تپش؟! حِدّت؟!۔۔۔۔۔ یا۔۔۔۔ آسودگی۔

☆ نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔۔۔ ہم اپنے اردگرد اپنی ہی تلاش میں ہوتے ہیں۔۔۔ کاش! کسی آئینے میں ہم اپنی تصویر دیکھ لیں۔ کاش! کوئی آئینہ ہمیں ہماری تصویر دکھا دے۔

☆ جبر کا نتیجہ بے بسی۔ سُستی۔ ذمہ داری سے فرار۔ آوارگی۔ چڑچڑاپن۔ مردہ دلی۔ مفلوج ذہن۔ دیمک زدہ سوچ۔۔۔ اختیار کا ثمر جہد مسلسل۔ استعدادِ کار۔ تازگی۔ ذمہ داری کا احساس۔ ہر دم کن

Marfat.com

فیکون۔چٹکتی کلیاں اور مہکتے پھول۔

☆ نا آسودہ تمناؤں کا ابتدائی نام "محرومی" ہے۔ بہت ساری محرومیوں کی بستی کو "حسرت" اور "یاس" کہتے ہیں۔ "یاس" ایک بیماری ہے جو ابتدائی مرحلے میں قابلِ علاج ہے۔ یہ ڈپریشن بھی کہلاتی ہے۔ بس اس سے زیادہ نہیں!!! اس کے بعد Abnormality کا بے آب و گیاہ ویرانہ ہے۔

☆ دکانِ آئینہ ساز میں آئینہ کے رُوبرو آئینہ تھا۔ دونوں حیرت زدہ۔ ایک نے کہا تم کون ہو؟ بولا "میں تم ہوں"۔ مگر تُم کون ہو؟! وہ بولا "میں تُم ہوں" آواز آئی کب تلک؟! آئینہ ساز نے آئینہ کو خوبصورتی سے پیک کیا اور آنے والے کے حوالے کر دیا۔ گاہک اس آئینہ کا بل ادا کر چکا تھا۔ تڑاخ!!! اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

☆ خوشی اپنا اظہار مانگتی ہے۔ اگر بوجوہ خوشی کا اظہار نہ ہو سکے تو انسان اداس ہو جاتا ہے۔

☆ خواہش اپنی اندرونی شدت سے معراج پاتی ہے اور بام مراد تک پہنچتی ہے۔

☆ کسان کو کھیت کی مٹی کے ایک ایک ذرّے کے ساتھ برابر کا تعلق اور پیار ہوتا ہے اور وہ اسی جذبے کے تحت سارے کھیت میں ہل چلاتا ہے، بیج بکھیرتا ہے، پانی دیتا ہے، کھاد ڈالتا ہے۔ پھر بھی کتنے ہی بیج کے دانے کتنے ہی ذروں کی انا کا شکار ہو کر جمنے اور اُگنے سے رہ جاتے ہیں۔ مٹی کا ذرہ بھی انا رکھتا ہے۔

☆ جو خیال یا احساس اپنی گزرگاہ میں اپنے ہمراہ سامانِ وجود کا زادِ راہ نہ رکھتا ہو وہ جتنی بھی روحانی بلندی اور رفعت پہ چلا جائے، ایک واہمہ ہو گا۔ حقیقی روحانی بالیدگی خیال اور احساس کی وہ پرواز ہے جس میں سامانِ وجود ہمرکاب ہو۔

☆ خیال زندگی ہے، دائمی زندگی۔ خیال سے دو انسانوں کی زندگی دوام پاتی ہے۔ ایک وہ جس نے خیال کیا، دوسرا وہ جس کا خیال کیا گیا، دونوں زندہ رہتے ہیں بلکہ زندہ باد ہو جاتے ہیں۔

☆ خیال کی دو جہتیں ہیں۔ خیال حُسن ہے، حَسین ہے، جنت ہے۔ خیال بدصورتی ہے، بدصورت ہے، جہنم ہے۔ خیال پیار ہے تو کدورت بھی خیال ہی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟!

☆ خیال وقت اور فاصلے کا پابند نہیں۔ یہ کون و مکاں سے ماورا ہے۔ مکاں میں خیال ہے تو لامکاں میں بھی خیال ہے۔ خیال کی قوت پرواز اس قدر زیادہ ہے کہ تمام معلوم اور نامعلوم کائناتیں ایک خیال

Marfat.com

میں سما جائیں۔ خیال کے نزدیک دوری اور قربت ...

☆ خواہشوں کو بے لگام گھوڑا نہ بننے دو، اس کو پکڑنے لی کوشش ... گے۔

☆ خواہشوں کو اپنا سایہ بھی نہ بننے دینا، تمام عمر اپنے سائے ...

☆ ہاں! خواہشات کا ایک چمنستاں ضرور بنانا، تمناؤں کے ... چن لئے، کافی ہیں۔ باغِ زیست میں آرزوؤں کی جتنی تتلیاں ... ہیں..... کل پھر سہی!

☆ یوں تو انسان اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے، کسی کے سامنے اپنا ... کی عادت نہیں..... تاہم جب یہ شعور کی منزلیں طے کرتا ہے تو اپنے ... کوئی اللہ کا بندہ اسے حیران کر دے تو یہ اس کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیتا ہے ... خدا نے اس کے زعم باطل کو عاجز کر دیا..... اتنا ہی کافی نہیں ... مرحلہ آتا ہے، اس مرحلہ سے گزرنا بہت ضروری ہے، ورگرنہ تمام عمر ایسا انسان حیرت زدہ ہی ... حواس گم، قیاس گم قسم کا آدمی ہی بنا رہے گا ..... فضول سا، بیکار سا۔

☆ کسی بندۂ خدا کی کرامت دیکھ کر حیرت زدہ ہی نہ رہ جاؤ، یہ تو اس نے آپ کے اندر کے ابلیس (کبر و غرور) کو قابو کیا ہے ..... اپنے مرشد سے اپنے قلب کو روشن کراؤ، اس کی اقتداء میں تعمیرِ سیرت و کردار کے مراحل طے کرو اور اپنے جذبات اور عقل و شعور کو بھی مسلمان کرو۔ ورگرنہ کرامات کے حیرت کدے میں بھٹکتے پھرو گے، تمارے ہاتھ کچھ نہ آئے گا، تمہارا کشکول خالی رہ جائے گا۔

☆ آج انسان انسان کی توہین کر کے خوش ہوتا ہے۔ ڈیرہ دار اور حاجت مند۔ استاد اور شاگرد۔ طبیب اور مریض۔ عادل اور مدعی۔ سخی اور سائل۔ دکاندار اور گاہک۔ کارخانہ دار اور مزدور۔ امیر اور غریب۔ میاں اور بیوی۔ ہاں! یہ سب، اسی قبیل کے اور بھی۔ ایک دوسرے کی توہین کر کے خوش ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں؟!

☆ انا اپنی وحدت قائم رکھتی ہے، جمگھٹوں میں تنہا اور تنہائیوں میں انجمن۔ انا ٹھہر جائے تو منزلیں چل کر آتی ہیں اور اس کے قدم چومتی ہیں۔ اور انا جب حرکت میں ہوتی ہے تو ستارے اس کی گردِ راہ بنتے

Marfat.com

چلے جاتے ہیں۔

☆ احترام نام ہے محبت اور خوف کے حسین امتزاج کا؛ کسی کو کمزور سمجھتے ہوئے اُس پر ترس کھانا، اس پر رحم کرنا اور اس کے لئے محبت اور عقیدت کا اظہار کرنا، درحقیقت اس کا احترام نہیں ہے۔ اسی طرح کسی کو اپنے سے طاقتور حیوان اور درندہ سمجھتے ہوئے اس سے دب کر رہنا، اسے سلام کرنا بھی درحقیقت اس کا احترام نہیں ہے۔ احترام نام ہے کسی سے محبت اور خوف کے حسین امتزاج کا۔

☆ کسی معاشرے کو برے لوگوں کی برائی اتنا نقصان نہیں پہنچاتی جتنا اچھے لوگوں کی خاموشی۔

☆ قسام ازل نے ہمارے لئے خوشیوں کی ایک خاص مقدار مقرر کر رکھی ہے، اس سے آگے غم اور دکھ ہیں۔ خوشحال ہے وہ شخص جو اپنے حصے کی خوشیوں کا اندازہ کرلے۔ اندازہ لگانے میں جتنی غلطی ہوگی اتنا ہی غم اور دکھ ہوگا۔ یہ اندازہ انسان اپنے ماضی کی خوشیوں کو جانچ پرکھ کر لگا سکتا ہے۔

☆ کسی بھی کیفیت کی آخری حد سے آگے ضِد وادی ہوتی ہے۔

☆ توانا خیال قوتِ کار پیدا کرتا اور بڑھاتا رہتا ہے۔

<><><>

کتابیات

سید ابوالاعلیٰ مودودی

- تنقیحات — اسلامک پبلی کیشنز لاہور — 2008ء
- تفہیمات (اوّل) — اسلامک پبلی کیشنز لاہور — 2004ء
- تفہیمات (دوم) — اسلامک پبلی کیشنز لاہور — 2001ء
- تفہیمات (سوم) — اسلامک پبلی کیشنز لاہور — 2004ء

نعیم صدیقی

- محسنِ انسانیت — الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور — 2008ء

Marfat.com

واصف علی واصف

کرن کرن سورج	کاشف پبلی کیشنز جوہر ٹاؤن لاہور	1999ء
حرف حرف حقیقت	کاشف پبلی کیشنز جوہر ٹاؤن لاہور	1995ء
قطرہ قطرہ قلزم	کاشف پبلی کیشنز جوہر ٹاؤن لاہور	1999ء
مکالمہ	کاشف پبلی کیشنز جوہر ٹاؤن لاہور	
دل دریا سمندر	کاشف پبلی کیشنز جوہر ٹاؤن لاہور	1998ء

اشفاق احمد

زاویہ۔۱	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور	2006ء
زاویہ۔۲	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور	2007ء
زاویہ۔۳	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور	2006ء
سفر در سفر	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور	2004ء

ممتاز مفتی

تلاش	الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور	2006ء

اوریا مقبول جان

حرفِ راز	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور	2005ء

کیپٹن ریاض انجم

مخلصہ	ڈوگر برادرز اردو بازار لاہور	1984ء
شہادت گہہ اُلفت	شعبۂ تعلیمی تحقیق و ترقی ملٹری کالج جہلم	1988ء
خیالِ سحر گاہی	(زیرِ طبع)	

<><><>

Marfat.com

اوراقِ دانش

☆ علم وعمل کے میدان میں رہنمائی وہی کرسکتا ہے جو دنیا کو آگے کی جانب چلائے نہ کہ پیچھے کی جانب۔

☆ عقل وحکمت کی مملکت میں آخری فیصلہ تجربہ ومشاہدہ پر منحصر ہوتا ہے۔ یہ شہادت کبھی جھٹلائی نہیں جاسکتی۔

(سید ابوالاعلیٰ مودودی)

☆ اسلام کا صحیح فہم اگر حاصل ہوسکتا ہے تو اس کی صورت صرف یہ ہے کہ وہ قرآن کو محمد ﷺ سے اور محمد ﷺ کو قرآن سے سمجھے۔

☆ پبلک اور پرائیویٹ زندگی میں کسی شخص کے ہاں جتنا زیادہ اختلاف اور فاصلہ ہوتا ہے اس کا مرتبہ اتنا ہی ادنیٰ ہوتا ہے۔

(نعیم صدیقی)

☆ ذکر سے محبت حاصل کرو.................سکون مل جائے گا۔

☆ دولت عزت پیدا نہیں کرتی۔ دولت خوف پیدا کرتی ہے۔

(واصف علی واصف)

☆ خود کو قریب آنے دو۔ اپنے ساتھ بیٹھو گے تو بہت سارے سچ آکر آپ کے سامنے کھڑے ہوجائیں گے۔

☆ عبد کی شان ہی یہی ہے کہ وہ دعا کرتا ہے۔

(اشفاق احمد)

☆ جہاں دُکھ نہیں وہاں سُکھ نہیں ہوسکتا۔ دُکھ اور سُکھ دو الگ چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔

☆ جینے کے لئے خود سے راضی رہنا بڑا ضروری ہے۔

)

☆ ایک رعشہ زدہ غیرت مند شخص ایک پوری صحت مند لیکن شرمندہ قوم سے زیادہ قابلِ فخر اور قابلِ احترام ہے۔

☆ قومیں اپنے آپ سے عشق کرنے سے سنورتی ہیں، اُبھرتی ہیں، بکھرتی ہیں۔

(اوریا

☆ نیکی اور حُسن میں اگر اشعاعیت اور شوخی نہ ہوتو، ان میں اور اُس خوبصورت پتھر میں کیا فرق ہے جو انسانوں کی بستی سے دُور کسی ویرانے

☆ حقائق اگرچہ تلخ ہوتے ہیں لیکن جینے کا ڈھنگ سکھاتے ہیں۔

(کیھٹن

8306

یکے از مطبوعات شعبہ تعلیم و تحقیق اقبال فورم پاکستان

Marfat.com